عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۶

۱۲تا۱۹/ ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳تا۳۰/نومبر ۲۰۰۷ء

شمارہ:۴۴

حج کی فضیلت و اہمیّت

ٹی وی پر علماء کرام کا آنا مثبت و منفی پہلو

سفرِ حج قدم بہ قدم

۱۳۰ سالہ قادیانی سمیت ۲۲ افراد کا قبولِ اسلام

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

ایسا خلال نہ کرنا جس سے دانت ہلنے لگیں

صابر علی' حیدر آباد

س:..... نماز کی کتاب میں پڑھا تھا کہ اگر دانتوں میں کچھ پھنس جائے تو اس کا نکالنا ضروری ہے ورنہ غسل نہیں ہوتا' یہ پڑھ کر میں خلال کرنے لگا' اب حالت یہ ہے کہ سیدھی طرف اور الٹی طرف کے دانت ہلنے لگے ہیں' سیدھے طرف کے اوپر کی داڑھ اور نیچے کی داڑھ کے تقریباً سارے دانت ہل رہے ہیں اور درد کرتے ہیں' بائیں طرف کا ایک دانت ہلنے لگا ہے' خلال سے پہلے نہیں ہلتا تھا' مزید خلال کرنے لگا تو شاید باقی دانت بھی ہلنے لگیں' میں چاہتا ہوں کہ خلال نہ کیا کروں اور خلال کئے بغیر غسل کرلیا کروں؟

ج:..... اگر دانتوں میں کچھ خلا ہے اور اس میں کچھ کھانا وغیرہ پھنس گیا ہے تو صحیح تر قول یہ ہے کہ اس کو نہ نکالنے کی صورت میں بھی غسل فرض ادا ہوجائے گا' لیکن احتیاطاً اسی میں ہے کہ خلال سے اس کو نکال لیا کریں' لیکن خلال کا یہ معنی نہیں کہ ایسا خلال کرے کہ دانت ہلنے لگ جائیں یہ صرف غسل فرض کی صورت میں ہے' غسل مسنون اور وضو میں اس کی بھی ضرورت نہیں۔ واللہ اعلم۔

سود کی نحوست

سعید اختر' سوات

س:..... مولانا صاحب ۱۹۹۲ء میں میرے والد صاحب ایک فیکٹری میں ملازم تھے' ۱۹۹۳ء میں وہ نوکری سے فارغ ہوگئے یعنی ان کی مدت ملازمت پوری ہوگئی، گورنمنٹ کی طرف سے چار لاکھ روپے ان کو بطور پنشن ملی، وہ تین لاکھ روپے مجھے دے دیئے ہیں' میں کسی کی دکان میں بطور سیلز مین کام کرتا تھا' وہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

رقم لے کر میں بازار میں دکان کھول لیتا ہوں' پھر ایک سال بعد وہ دکان ختم ہوجاتی ہے' پھر میں گورنمنٹ سے بطور قرض تین لاکھ روپے (لون) لے لیتا ہوں' لیکن اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ مولانا صاحب میں ۱۹۹۳ء سے آج کی تاریخ تک قریباً بیس لاکھ روپے کا مقروض ہوں اور اس قرض کو ختم کرنے کے لئے میرے پاس کوئی طریقہ نہیں ہے' سوائے اللہ تعالیٰ کے، اگر اللہ تعالیٰ اپنے خزانوں سے دیدیں؟

ج:..... اس سود کی نحوست اور لعنت کا اثر ہے جو آپ نے بینک سے لیا تھا' اس سے توبہ کریں۔

س:..... مولانا صاحب آج کل میں سوات میں ایک فرنیچرز فیکٹری ہے' اس میں چوکیدار ہوں اور قرضداروں سے چھپ گیا ہوں' اپنے علاقے میں بھی نہیں جاسکتا ہوں' اگر جاؤں تو قرضدار تنگ کرتے ہیں' برائے مہربانی میرے لئے دعا فرمائیں اور اگر کوئی حل ہوسکے تو برائے مہربانی میرے مسئلہ کا کوئی حل فرمائیں شکریہ۔

ج:..... ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ قریش پڑھ کر دعا کیا کریں' اور مغرب یا عشاء کے بعد دو بار سورۂ واقعہ پڑھا کریں۔

کسی کو کچھ دیکر واپس لینا

رشید احمد' حیدر آباد

س:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی کو تحفہ دے اور پھر اس تحفہ کو واپس لے لیا' یا کوئی شخص کسی کو قرض دے اور اس کو معاف کردے اور پھر اس بندے کو کہے کہ میں قرض معاف نہیں کرتا' میرا قرض واپس کرو' گویا ایسا ہے کہ ایک کتا، قے (الٹی) کردے اور وہ شخص کتے کی قے (الٹی) کو چاٹ لے، کیا یہ روایت صحیح ہے یا غلط؟ اگر یہ روایت صحیح ہے تو مہربانی فرماکر آپ اس روایت کو شائع کردیں۔

ج:..... یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ص:۲۶۰ میں اور اسی طرح ترمذی شریف میں ص:۳۵' ج:۲' میں ہے' مگر اس کے الفاظ یوں ہیں کہ: ''جس نے کسی کو کچھ دیا اور پھر اس سے واپسی کا مطالبہ کیا' اس کی مثال ایسے ہے جیسے کتے نے قے کرکے چاٹ لی۔'' اس میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہونے کا کہیں حوالہ نہیں ہے' البتہ حضرت عمارہ' حضرت ابن عمرو اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی احادیث ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس میں قرض کا کہیں کوئی تذکرہ نہیں ہے' آپ نے یہ حدیث کہاں سے لی ہے؟

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

مجلسِ ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری
علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۶ شمارہ:۴۴ ۱۲تا۱۹/ذوالقعدہ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۳تا۳۰/نومبر۲۰۰۷ء

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

کمپوزنگ
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

حج کی فضیلت واہمیت	۳	مولانا سعید احمد جلال پوری
سفرِ حج......قدم بہ قدم	۷	مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ
ٹی وی پر علماء کرام کا آنا	۱۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
جھوٹے نبی کا نفسیاتی تجزیہ	۲۰	مرسلہ: قاضی احسان احمد
۳۰ سالہ قادیانی سمیت ۲۲ افراد کا قبول اسلام	۲۵	ادارہ

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی: ۱۷۵ روپے، سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک- ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

حج کی فضیلت واہمیت

آداب اور فوائد وثمرات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

حج ارکان اسلام میں پانچواں رکن ہے اور یہ صاحب استطاعت مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے: ”ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا و من کفر فان الله غنی عن العالمین۔“ (آل عمران:۹۷)......اور اللہ جل شانہ کے......خوش کرنے کے......واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان......بیت اللہ......کا حج......اس شخص کے ذمہ......فرض......ہے جو وہاں جانے کی استطاعت رکھتا ہو اور جو منکر ہو تو......اللہ تعالیٰ کا کیا نقصان ہے؟......اللہ تعالیٰ تمام جہان سے غنی ہے......اس کو کیا پرواہ ہے؟

اس آیت شریفہ میں چند باتوں کی طرف بطور خاص توجہ دلائی گئی۔ ایک یہ کہ حج فرض ہے، دوم یہ کہ حج صاحب استطاعت پر فرض ہے، سوم یہ کہ حج کرنے پر رضائے الٰہی مرتب ہوتی ہے، چہارم یہ کہ حج نہ کرنے والے کو منکر و کافر کہا گیا، پنجم یہ کہ ایسے منکروں سے اللہ تعالیٰ نے اپنی بیزاری کا اعلان کیا ہے۔

چنانچہ ان مضامین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ارشادات میں واضح کرتے ہوئے فرمایا، مثلاً:

۱:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار خطبہ دیا اور فرمایا: ”لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے پس حج کیا کرو، اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہر سال کا حج فرض ہے؟ اس شخص نے تین بار یہ سوال دہرایا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خاموش رہے، پھر فرمایا: اگر میں یہ کہہ دیتا کہ ہر سال کا حج فرض ہے تو تم پر ہر سال کا حج فرض ہو جاتا اور تم اس کی بجاآوری کی استطاعت نہ رکھتے، پھر فرمایا: تم اس کو چھوڑ دیا کرو جس کو میں بیان نہ کیا کروں، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی کثرت سوال اور انبیاء کرام سے اختلاف کی بنا پر ہلاک ہوئے تھے۔“ (مشکوٰۃ کتاب الحج ص:۲۲۱)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج فرض ہے مگر زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے۔

۲:......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جا سکے اور پھر حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرجائے یا نصرانی ہو کر۔“

(مشکوٰۃ کتاب الحج ص:۲۲۲)

۳:......حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جس شخص کے لئے کوئی واقعی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، ظالم بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو یا ایسا شدید مرض نہ ہو جو حج سے روک دے، پھر وہ بغیر حج کئے مرجائے تو اس

کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر مرے۔“

گویا جیسے یہودی اور نصرانی اپنے دین ومذہب سے ناآشنا ہیں اور ان کو یہ معلوم نہیں کہ ان کی کتابوں میں ان کے لئے کیا کیا احکام وفرائض ہیں، ایسے ہی یہ شخص بھی باوجود اس کے کہ قرآن وسنت میں حج کی شدید تاکید اور نہ کرنے پر وعید ہے مگر پھر بھی حج نہیں کرتا تو گویا یہ بھی یہودی ونصرانی کے مشابہ ہے، اس لئے حکم ہے کہ حج میں جلدی کرنی چاہئے۔ (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

نہیں معلوم کہ پھر موقع ملے یا نہ ملے؟ یا آئندہ کے حالات کیسے ہوں؟ چنانچہ حضرت سعید بن جبیرؒ فرمایا کرتے تھے کہ ”اگر کوئی میرا مال دار پڑوسی مرجائے اور اس نے باوجود استطاعت کے حج نہ کیا ہو، تو میں اس کا جنازہ نہیں پڑھوں گا۔“ (درمنثور، ج:۲، ص:۷)

۴:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص اللہ کے لئے حج کرے، اس طرح کہ اس میں نہ رفث ہو...... یعنی فحش بات...... اور نہ فسق ہو...... یعنی حکم عدولی...... وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا اس دن تھا، جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔“ (مشکوٰۃ: کتاب المناسک، ص:۲۲۱)

یعنی جس شخص نے محض رضائے الٰہی کے لئے حج کیا اور اس نے اپنی زبان، کان، ناک اور آنکھ اور ہاتھ پاؤں وغیرہ تمام اعضا کو معصیت وگناہوں سے روکے رکھا، وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہوکر حج سے واپس آئے گا جیسے بچہ پیدائش کے دن گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے۔

۵:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”نیکی والے حج یعنی حج مقبول کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔“ (مشکوٰۃ ص:۲۲۱)

۶:...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں، بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں، وہ بھی لبیک کہتے ہیں اسی طرح یہ سلسلہ زمین کے منتہا تک چلتا ہے۔“ (مشکوٰۃ ص:۲۲۳)

۷:...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں منیٰ کی مسجد میں حاضر تھا، اتنے میں دو شخص ایک انصاری اور ایک ثقفی حاضر خدمت ہوئے اور سلام کے بعد عرض کیا حضور! ہم کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا دل چاہے تو تم دریافت کرلو اور تم کہو تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپ ہی ارشاد فرمادیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم حج کے متعلق دریافت کرنے آئے ہو کہ حج کے ارادہ سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے اور طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے کا کیا فائدہ اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنے کا کیا ثواب ہے اور عرفات میں ٹھہرنے اور شیطانوں کے کنکریاں مارنے کا اور قربانی کرنے اور طواف زیارت کرنے کا کیا ثواب ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس پاک ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے، یہی سوالات ہمارے ذہن میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج کا ارادہ کرکے گھر سے نکلنے کے بعد تمہاری (سواری) اونٹنی جو ایک قدم رکھتی ہے، یا اٹھتی ہے وہ تمہارے اعمال میں ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور طواف کے بعد دو رکعتوں کا ثواب ایسا ہے جیسا ایک عربی غلام کو آزاد کیا ہو اور صفا مروہ کے درمیان سعی کا ثواب ستر غلاموں کو آزاد کرانے کے برابر ہے، اور عرفات کے میدان میں جب لوگ جمع ہوتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ دنیا کے آسمان پر اتر کر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندے دور دور سے پراگندا بال آئے ہوئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں، اگر تم لوگوں کے گناہ ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے برابر ہوں یا سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں تب بھی میں نے معاف کردیے، میرے بندو! جاؤ بخشے بخشائے چلے جاؤ، تمہارے بھی گناہ معاف ہیں اور جن کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف ہیں۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان کے کنکریاں مارنے کا صلہ یہ ہے کہ ہر کنکری کے بدلہ ایک بڑا گناہ جو ہلاک کردینے والا ہو معاف ہوتا ہے، اور قربانی کا بدلہ اللہ کے ہاں تمہارے لئے ذخیرہ ہے اور احرام کھولنے کے وقت سر منڈانے میں ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اس سب کے بعد جب آدمی طواف زیارت کرتا ہے تو ایسے حال میں طواف کرتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا اور ایک فرشتہ مونڈھوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہتا ہے کہ آئندہ از سر نو اعمال کر، تیرے پچھلے سب گناہ تو معاف ہو چکے۔" (ترغیب)

خلاصہ یہ کہ حج بلاشبہ فرائض اسلامی میں سے ایک رکن ہے اور زندگی میں ایک بار ہی فرض ہے، مگر اس سے پہلو تہی کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب اور وبال کا باعث ہے اور اس کی بجا آوری دنیا آخرت کی کامیابی اور کامرانی کا سبب اور ذریعہ ہے، جو شخص اللہ کی رضا کے لئے حج کرتا ہے اور بار بار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نہ صرف گناہ معاف فرماتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اس کو روزگار اور معیشت کی تنگی سے بھی نجات نصیب فرمائیں گے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مسلسل حج وعمرہ کیا کرو اس لئے کہ حج وعمرہ انسان کو فقر اور گناہوں سے ایسے پاک صاف کردیتا ہے، جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کو کھوٹ سے پاک صاف کردیتی ہے۔" (مشکوٰۃ ص:۲۲۲)

اس کے علاوہ اگر کسی بندۂ خدا نے فرائض، واجبات، سنن وآداب کا لحاظ رکھتے ہوئے حج کیا تو نہ صرف یہ اس کی نجات کا ذریعہ ثابت ہوگا بلکہ ایسے حاجی کو یہ اعزاز بھی میسر ہوگا کہ وہ اپنی مرضی سے چار سو افراد کی شفاعت کرسکے گا اور اس کی شفاعت سے چار سو گناہ گار جنت میں جانے کے مستحق ہوجائیں گے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

۸:...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے، یا یہ فرمایا کہ اس کے گھرانے کے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے...... راوی کو شک ہوگیا کہ کیا الفاظ فرمائے تھے؟......" (الترغیب والترہیب ص:۱۶۶، ج:۲)

اس لئے ہر مسلمان صاحب استطاعت پر لازم ہے کہ حج کی ادائیگی میں تاخیر نہ کرے اور اس بات سے نہ گھبرائے کہ اگر میں نے اپنی جمع پونجی سے حج کرلیا تو میں غریب وقلاش ہوجاؤں گا بلکہ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی، اپنے گھر والوں، خاندان والوں کی مغفرت، نجات اور ان کے حق میں شفاعت کی توقع پر پہلی فرصت میں حج کرنا چاہئے، دیکھئے اللہ بڑے غیور ہیں، جو شخص ان کی راہ میں اور ان کی مرضی اور حکم سے مال خرچ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نہ صرف واپس فرمادیتے ہیں بلکہ اسے کئی گنا بڑھا چڑھا کر واپس کرتے ہیں۔ مگر اس بات کا بھی خیال ہونا چاہئے کہ حج اس غرض سے نہ ہو، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"قرب قیامت میں سلاطین وبادشاہ سیر وتفریح کی نیت سے، غنی لوگ تجارت کی غرض سے، فقرا سوال کی غرض سے اور علماء شہرت کی نیت سے حج کریں گے۔" (اتحاف السادۃ المتقین)

اگر خدانخواستہ یہ نیت ہوگی تو خسر الدنیا والآخرۃ...... نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم...... مال بھی گیا اور محنت ومشقت بھی کسی کام کی نہیں رہی۔

اس لئے خلوص واخلاص اور رضائے الٰہی کے ساتھ حلال، پاک اور پاکیزہ مال کے ساتھ حج کیا جائے، خوب توبہ اور تضرع کے ساتھ اپنے سارے گناہوں کی معافی مانگی جائے اور دوسروں کو بھی معاف کردیا جائے تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو بھی معاف فرمادیں گے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

سفرِ حج قلم بہ قلم

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ

خوش نصیب اور باسعادت ہیں وہ ارواح جنہوں نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ندائے حج کو سن کر لبیک کی صدائیں بلند کیں، بارگاہ رب العالمین سے ان صداؤں کو پسندیدگی اور مقبولیت کا شرف عطا ہوا اور محبوب خدا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے امت محمد یہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشخبری ملی کہ جس روح نے صلب آدم میں ندائے خلیل کا جواب دیا، اللہ تعالیٰ اس روح کی پیدائش کے بعد اتنی مرتبہ حج کی برکت سے سرفراز فرمائے گا جتنی مرتبہ اس نے لبیک کی صدائیں بلند کی تھیں۔

روایات میں آتا ہے کہ جب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام و اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا ہوا تو انعام کے طور پر خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم ہوا تعمیر بیت اللہ کی تکمیل پر حکم ہوا کہ لوگوں میں اس بیت اللہ کے حج کا اعلان فرمادیجئے۔

حکم خداوندی کے مطابق ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے بآواز بلند اعلان فرمایا:

"اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے مرکز تجلیات خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے آؤ اس بیت کا قصد کرکے اس کا طواف کرو، یہاں اعتکاف کرو اور نمازیں ادا کرو۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس اعلان مبارک کو نہ صرف اس وقت دنیا میں موجود لوگوں کے کانوں تک پہنچایا بلکہ عالم ارواح میں اللہ تعالیٰ نے یہ ندائے مبارک ان تمام ارواح کے کانوں تک پہنچادی جن کو قیامت تک اس دنیا میں آنا تھا۔

اس ندائے مبارک کے جواب میں جس زندہ شخص یا جس روح نے "لبیک حاضر ہوں" کا جواب دیا اور جتنی مرتبہ جواب دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کی قسمت میں اتنی مرتبہ حج کی فضیلت لکھ دی۔

اس لئے آپ نے دنیا میں بہت مشاہدہ کیا ہوگا کہ حج کی سعادت مال، دولت، طاقت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سعادت ہے جو اس کے فضل و کرم سے ہی حاصل ہوسکتی ہے اس لئے جب کوئی شخص کسی سے کہتا ہے کہ بھائی حج کے لئے درخواست دی ہے ذرا دعا کرنا تو دوسرا جواب میں کہتا ہے انشاء اللہ دعا کروں گا، لیکن بھائی بلاوا ہوگا تو ضرور پہنچوگے، تمام رکاوٹیں دور ہوجائیں گی بارہا دیکھا گیا کہ ایک ایسا شخص جس کے گھر میں کھانے پینے کا سامان نہیں اپنا گھر کا خرچہ چلانا مشکل لیکن حج کی سعادت اس کو حاصل ہوگئی، یہ سعادت کا حصول دراصل اس ندائے ابراہیمی کے جواب کے طور پر حاصل ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سعادت سے سرفراز فرمائے۔

حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے اور یہ صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے، حج کی فرضیت قرآن مجید کی مختلف آیات اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بے شمار احادیث نبویہ اور اجماع امت اور دلائل عقلیہ سے ثابت ہے، اس لئے جو شخص حج کی فرضیت سے انکار کرتا ہے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہوسکتا اور جو شخص باوجود فرض ہونے کے حج کی سعادت حاصل نہیں کرتا، اس کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ چاہے وہ یہودی ہوکر مرے یا عیسائی ہوکر ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں، اس حدیث کی وعید اور سزا اتنی سخت ہے کہ کوئی مسلمان اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا شخص اس کا ارتکاب نہیں کرسکتا، قرآن مجید کی جس آیت سے فرضیت حج کا واضح ارشاد ملتا ہے، اس کا ترجمہ یہ ہے:

"اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج فرض ہے جس شخص کو وہاں پہنچنے کی استطاعت ہو اور جس نے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ بے شک تمام جہانوں سے بے نیاز ہے۔"

دوسری وہ آیت بھی فرضیت حج پر دلالت کرتی ہے، جس میں حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو حکم ہوا وہ لوگوں کو حج کے لئے بلائیں۔

پہلی آیت میں حج کی فرضیت کے لئے شرط رکھی کہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو، فقہاء نے اس کی تصریح میں لکھا ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ حجاز مقدس جاسکے اور واپسی تک اس کے گھر کی کفالت کے لئے بھی رقم موجود ہو، اسی آیت میں ان لوگوں کے لئے بھی وعید ہے جو حج کا انکار کرتے ہیں یا حج نہیں کرتے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جن احادیث مبارکہ میں حج کی فرضیت

کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے، اس میں سے چند نمونے کے طور پر ذیل میں تحریر ہیں:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں پر حج فرض کیا ہے پس تم حج کرو۔ (مسلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں، (۲) نماز پڑھنا، (۳) زکوٰۃ دینا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا، (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

اسی روایت میں آگے تصریح ہے کہ جو شخص اسلام کے ان ارکان کی حفاظت کرتا ہے وہ قصر اسلام کی حفاظت کرتا ہے اور جو شخص کسی ایک رکن کو ترک کرتا ہے وہ اسلام کی عمارت کو منہدم کرتا ہے۔

(بخاری ومسلم)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ خثعم کی ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے جو بندوں پر حج فرض کیا ہے، وہ میرے والد پر بڑھاپے میں فرض ہوا ہے اور وہ اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ بذات خود اس فرض کو ادا کرسکیں، تو کیا میں ان کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: ہاں تم ان کی طرف سے حج ادا کرسکتی ہو۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر معذور شخص پر بھی حج فرض ہوجائے تو اس کی طرف سے ادا کئے بغیر اس سے فرضیت ساقط نہیں ہوگی اور اس کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ کسی دوسرے سے اپنے اس فرض کو ادا کروائے تاکہ آخرت کی مسئولیت سے بچ سکے۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر اب تک امت کے عملی تواتر اور اجماع امت کے باوجود بعض لوگ حج کی اہمیت اور فرضیت کا احساس نہیں کرتے اور غفلت دنیا میں رہ کر اپنے اس فریضہ سے غافل رہتے ہیں اور اپنی غفلت کی وجہ سے خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی وعید کا مصداق بنتے ہیں اور بدقسمت اور بدنصیب ہیں وہ لوگ جو حج کی فرضیت کا انکار کرکے دنیا وآخرت کی ناکامی اور نقصان کا قلادہ اپنے گلے میں ڈالتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے، فرضیت کے علاوہ ہر عبادت کے کچھ ثمرات کچھ فضائل اور کچھ برکات ہوتی ہیں، نماز کے الگ ثمرات ہیں روزے کے الگ فضائل ہیں، زکوٰۃ کے کچھ اور فائدے ہیں، اسی طرح عبادت حج کے بھی بہت سے فضائل، برکات اور ثمرات وفوائد ہیں۔

فضیلت حج کے لئے یہی بات کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو تمام جہانوں کا مالک و آقا ہے اور دو جہانوں کا بادشاہ ہے، اس کے دربار میں اس کے گھر میں حاضری کی سعادت حاصل ہوجاتی ہے وہ اپنے گھر میں مہمانی کے اعزاز سے سرفراز فرماتا ہے، اس کے ان مخصوص مقامات پر حاضری ہوتی ہے جہاں کی بات اور جہاں کی دعا وہ مسترد نہیں فرماتا، کیا ہی خوش نصیبی اور خوشی کا مقام ہے، بندے کے لئے کہ وہ اپنے خالق کا مہمان بن جائے اور دو جہانوں کا مالک اس کا میزبان بن جائے، اس گھر میں جہاں پر بڑے بڑے انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام حاضر ہوتے ہوئے خوف کھاتے تھے، وہاں اس بندے کو روزانہ حاضری نصیب ہورہی ہے، اس سے زیادہ اور کیا فضیلت درکار ہے، دنیا کے معمولی بادشاہ کے دربار میں اگر جانا نصیب ہوجائے یا کسی تقریب میں دنیا کے کسی صدر یا کسی بڑے عہدہ دار سے ملاقات ہوجائے تو اس کی تصاویر بنا کر گھر میں لٹکا لیتے ہیں ہر آنے جانے والے کو دکھاتے ہیں ہر وقت اس پر فخر کرتے ہیں، بادشاہ دو جہاں کی حاضری کوئی معمولی فضیلت یا اعزاز ہے کہ اس کے بعد کسی اور فضیلت کو تلاش کرنے کی ضرورت پڑے، لیکن رحمۃ للعالمین نے اس فضیلت کے علاوہ اتنے فضائل بیان فرمادیئے کہ مومن کے لئے وہی بہت بڑا اعزاز ہیں۔

نمونہ کے طور پر چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں:

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا، پھر سوال کیا گیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جوابا ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا، دوبارہ پھر سوال کیا گیا

اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا حج مقبول۔“ (بخاری)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا مندی کے لئے حج کیا اور حج کے دوران گناہوں کے کاموں اور فحش باتوں اور لڑائی جھگڑے سے اپنی حفاظت کی تو وہ حج کے بعد ایسا گناہوں سے پاک ہوکر لوٹتا ہے جیسا کہ پیدا ہونے والے دن گناہوں سے پاک تھا۔“ (بخاری ومسلم)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو حاجی سوار ہو کر حج کرتا ہے، اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو حاجی پیدل حج کرتا ہے، اس کے ہر ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں، آپ سے دریافت کیا گیا کہ حرم کی نیکیاں کتنی ہوتی ہیں تو آپ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ ایک فریضہ کی ادائیگی کا حکم فرمایا اور پھر اس کی ادائیگی پر نہ صرف اس فریضہ سے سبکدوش فرمایا بلکہ اس کے بدلے میں اتنے انعامات عطا فرمائے کہ اس کی کوئی حد نہیں حرم پاک میں حاجی تقریباً ایک ماہ کم از کم ضرور قیام کرتا ہے، اس دوران اس کا ایک ایک لمحہ نیکیوں میں گزرتا ہے، پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے، کئی طواف کرتا ہے، نوافل کی ادائیگی بھی ہوتی ہے اور یہ تمام

حج وعمرہ کے افعال
(ایک نظر میں)

تیاری:......توبہ واستغفار: سب سے پہلے بارگاہ رب العزت میں اپنے گناہوں کی معافی مانگے۔

اصلاحِ نیت:......اپنی نیت میں اخلاص پیدا کیا جائے کہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی پیش نظر ہو خرید وفروخت، سیر وتفریح اور یا کوئی اور نیت نہ ہو۔

حقوق العباد:......روانگی سے قبل اپنے ذمہ جو حقوق العباد ہیں، مثلاً کسی کا قرض دینا ہے، اسے ادا کیا جائے کسی سے زیادتی کی ہے، کسی سے بلاوجہ ناراض ہیں تو معافی تلافی کرکے ان حقوق کو ادا کیا جائے۔

حج وعمرہ کی نیت سے احرام باندھنا: غسل کرکے احرام کی چادریں باندھ لیں، دو رکعت نفل پڑھ کر سر سے ٹوپی اتار دیں اور تلبیہ پڑھتے ہوئے نیت کرلیں، مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کے افعال ادا کریں، تمتع والے حضرات حلق کروا کر احرام اتار دیں جبکہ قران والے نہ اتاریں۔

مناسک حج

۸/ ذوالحجہ، پہلا دن: احرام باندھ کر مکہ سے منیٰ کو روانگی ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر منیٰ میں پڑھنی ہے۔

۹/ ذوالحجہ، دوسرا دن: نماز فجر منیٰ میں ادا کرکے عرفات کو روانگی، زوال کے بعد وقوف عرفات، ظہر اور عصر کی نماز عرفات میں اور غروب آفتاب کے بعد بغیر مغرب کی نماز پڑھے مزدلفہ کو روانگی، مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور ایک تکبیر کے ساتھ ادا کرنی ہیں، رات مزدلفہ میں قیام کرنا ہے۔

۱۰/ ذوالحجہ، تیسرا دن: مزدلفہ میں فجر کی نماز اور وقوف کے بعد منیٰ روانگی، پہلے بڑے شیطان کی رمی، پھر قربانی کرنا، پھر سر کے بال منڈوانا، پھر طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ جانا، واپس آکر منیٰ میں قیام کرنا۔

۱۱/ ذوالحجہ، چوتھا دن: طواف زیارت اگر کل نہیں کیا تھا تو آج کرلیں، منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے صبح صادق تک، پہلے چھوٹے شیطان کی، پھر درمیانے شیطان کی پھر بڑے شیطان کی، رات منیٰ میں قیام کرنا ہے۔

۱۲/ ذوالحجہ، پانچواں دن: منیٰ میں رمی کرنا زوال کے بعد سے صبح صادق تک، پہلے چھوٹے شیطان کی، پھر درمیانے شیطان کی، پھر بڑے شیطان کی، مغرب سے پہلے مکہ مکرمہ روانگی۔

نوٹ: ۱:......۱۱/ اور ۱۲/ ذوالحجہ کو زوال سے قبل اگر کسی نے رمی کی تو اس کی رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ رمی کرے ورنہ دم لازم ہوجائے گا۔

۲:......طواف زیارت کا وقت ۱۰/ ذوالحجہ کی فجر سے ۱۲/ ذوالحجہ کے غروب آفتاب تک ہے۔

۳:......اگر منیٰ روانہ ہونے سے قبل حج کی سعی نہیں کی ہے تو طواف زیارت کے بعد حج کی سعی بھی کرنی ہوگی۔

۴:......وطن روانگی سے پہلے طواف زیارت کرنا ہوگا۔

نیکیاں ایک ایک لاکھ سے ضرب دی جائیں تو ایک ماہ میں وہ حاجی عظیم الشان دولت سے مالا مال ہوکر اپنے گھر واپس لوٹ رہا ہے، یہی وہ انعامات تھے جن کی بنا پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین اور اولیا کرام بار بار بیت اللہ کے حج کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے، حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے بارے میں تاریخ میں آتا ہے کہ آپ نے زندگی میں ۵۵ حج ادا فرمائے۔

ہر عبادت کی اصل روح نیت ہے اگر عبادت سے اس روح کو نکال دیا جائے تو اس کی مثال درخت بے ثمر اور جسم بغیر روح کے ہو جائے گی ایک بڑے پہلوان کے جسم سے روح خارج ہو جائے تو کوئی اس کی طاقت سے مرعوب نہیں ہوگا، رائفل اور مشین گن میں اگر بارودی گولیاں نہ ہوں تو وہ ایک ڈنڈے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتیں، نماز روزہ اور زکوۃ اور حج اور دیگر عبادات بھی اسی وقت فضیلت اور برکت کا باعث ہیں جب ان عبادات سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہو، اگر اس سنت کے علاوہ ان عبادات سے کوئی اور نیت ہے تو تمام تکالیف کے باوجود یہ عبادات ضائع ہو جاتی ہیں، حج مقبول تمام ثمرات اور فوائد کا باغ ہے اور حج مقبول کے لئے پہلی شرط اخلاص نیت ہے، اس لئے حاجی جو اس سال حج کی سعادت سے سرفراز ہو رہا ہے، جب حج کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے بارگاہ رب العزت میں اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائے: اے اللہ! میں صرف اور صرف تیری خوشنودی کے لئے حج کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں تو ہی اس کی توفیق عطا فرما اور میری نیت کو تمام اغراض اور خواہشات سے پاک کردے، دکھاوا، یا خریداری کی نیت حج کی برکات کو ضائع کردے گی، اس لئے نیت کرتے ہی یہ فیصلہ کرے کہ میں نے وہاں سے کوئی چیز نہیں خریدنی اور نہ ہی لوگوں کو جمع کرکے شان و شوکت سے جلوس کی شکل میں الوداع ہو، بلکہ خاموشی اور چپ چاپ روانگی کی تیاری کرے ایک بات ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ حج جیسی اہم عبادت سے حقوق اللہ کی تو معافی ہو جاتی ہے، حقوق العباد کی معافی کے لئے بندے سے معاف کرانا ضروری ہے، اس لئے جن لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں، کسی کا قرضہ دینا ہے، یا کسی پر زیادتی کی ہے یا کسی سے بلاوجہ ناراض ہے تو حج پر جانے سے قبل یہ تمام حقوق معاف کروے قرضہ ادا کرے، زیادتی کی معافی طلب کرے، ناراضگی دور کرے۔

روانگی سے پہلے آپ کو حج کی نیت کرنی ہے، اس لئے حج کے احکام پوری طرح سیکھ لیں، بہت سارے حاجی بغیر ارکان سیکھے حج کرنے چلے آتے ہیں، اور لاعلمی اور ناواقفی کی وجہ سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور تکلیف اور مشقت کے باوجود حج ادا نہیں ہوتا، اس لئے حج کے تمام ارکان خوب اچھی طرح یاد کرلیں۔

حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) حج قران، (۲) حج تمتع، (۳) حج افراد۔

۱:......حج قران

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے یہاں افضل ہے اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طریقہ سے حج فرمایا تھا، حج قران میں عمرہ اور حج ادا کرنا ہوتا ہے، لیکن ایک احرام کے ساتھ، یعنی گھر سے ہی حج اور عمرہ کا احرام باندھ کر نکلنا ہوتا ہے، اور مکہ مکرمہ پہنچ کر افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام نہیں اتارا جاتا بلکہ اسی احرام سے افعال حج ادا کئے جاتے ہیں، گویا حاجی گھر سے لے کر حج کی ادائیگی تک احرام کی حالت میں رہتا ہے اور اس پر وہ تمام چیزیں ممنوع ہوتی ہیں جو احرام کے منافی ہیں۔

۲:......حج تمتع

یہ امام شافعیؒ کے یہاں افضل ہے، اس کا طریقہ بھی یہی ہے کہ عمرہ اور حج کو ایک سفر میں ادا کیا جائے لیکن دو احرام کے ساتھ یعنی گھر سے نیت تو یہی کرے گا کہ میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں اور احرام باندھ لے گا، مکہ مکرمہ پہنچ کر افعال عمرہ کی ادائیگی کے بعد حلق (بال منڈانا) کرا احرام اتارے گا اور پھر آٹھ ذی الحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھے گا۔

۳:......حج افراد

صرف حج کا احرام باندھنا، یہ عام طور پر مکی حضرات کے لئے ہے یا ان لوگوں کے لئے جو حج سے دو چار دن پہلے بیت اللہ پہنچتے ہیں۔

حج قران اور تمتع میں قربانی برائے حج لازمی ہے جبکہ حج افراد میں قربانی کرنا ضروری نہیں۔

عازمین بیت اللہ کا پہلا کام تو اخلاص نیت ہوا اب سفر کی تیاری شروع کردی جائے، سامان کے لئے کوشش کی جائے کہ کم سے کم لیا جائے، کیونکہ سعودی عرب میں قلی ملنا بہت مشکل ہے، یہ تمام سامان آپ نے خود اتارنا چڑھانا ہے، روانگی کی تاریخ کے دن جو لوگ ہوائی جہاز سے روانہ ہوں گے وہ گھر پر احرام باندھیں گے جبکہ بحری جہاز والے حضرات مخصوص جگہ پہنچ کر جہاں اعلان ہو وہاں احرام باندھیں گے۔

احرام باندھنے کا طریقہ

غسل کرکے دو چادریں بغیر سلی ہوئی ایک تہہ بند (لنگی) کے طور پر (شلوار پاجامہ کی جگہ) باندھ لی جائے (یہ ٹخنوں سے اوپر ہو اور ناف بھی چھپ جائے تاکہ پورا ستر ہو جائے) اور ایک چادر (قمیص کی جگہ) دوہری بدن پر اوڑھ لی جائے (اب آپ مخصوص لباس میں آگئے) آپ پر تمام حلال چیزیں حرام ہوگئیں (اس کی تفصیلات حج کی تفصیلی کتابوں میں دیکھ لیں) اب دو رکعت نفل برائے احرام کی نیت

کرکے ادا کی جائیں، بہتر یہ ہے کہ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص اس میں پڑھی جائے، نفل نماز کی ادائیگی کے وقت سر پر ٹوپی وغیرہ اوڑھ لی جائے یا چادر سے سر ڈھک لیا جائے، نوافل کی ادائیگی کے بعد سر سے ٹوپی اتار کر دعا کریں، یہ قبولیت کا وقت ہے خوب رو رو کر گڑ گڑا کر دعا مانگیں اور یہ نیت کریں:

”اے اللہ! میں عمرہ اور حج کی نیت
کرتا ہوں اسے آسان فرما اور قبول فرما۔“

نیت کے بعد تلبیہ تین مرتبہ پڑھیں، تلبیہ یہ ہے:

”لبیک اللھم لبیک،
لبیک لا شریک لک لبیک ان
الحمد والنعمۃ لک والملک لا
شریک لک۔“

جدہ ایئر پورٹ پہنچ کر آپ کو کافی انتظار کرنا پڑے گا، بے صبری یا بدنظمی کی ضرورت نہیں اور نہ ہی سعودی ملازمین سے جھک جھک کریں، ایک حاجی کیمپ ہے اور سینکڑوں جہاز ایک ہی دن میں اتر رہے ہیں، کم از کم ۲ گھنٹے آپ کی ایئر پورٹ کی کارروائیوں میں لگتے ہیں، چاہے آپ بے صبری کریں یا سکون سے رہیں، بے صبری کرکے آپ اپنے ثواب کو ضائع کریں گے، صبر کی صورت میں پریشانی بھی کم ہوگی اور ثواب اور اجر بھی خوب ملے گا، جدہ ایئر پورٹ کی کارروائی سے فارغ ہو کر آپ کو معلمین کی گاڑی میں مکہ مکرمہ روانہ کیا جائے گا، اطمینان سے معلم کے گھر پہنچ کر پہلے رہائش کا بندوبست کریں، سامان وغیرہ اتار کر آرام کریں اگر ٹھنڈا وقت نہیں ہے تو ٹھنڈے وقت کا انتظار کریں اور عمرہ کی ادائیگی ٹھنڈے وقت میں کریں۔

عمرہ کی ادائیگی

مقام رہائش سے آپ بیت اللہ کی طرف روانہ ہوں، کوشش کریں کہ باب السلام سے داخل ہوں، نہایت وقار اور عاجزی کے ساتھ لبیک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے دعا کرتے ہوئے، مسجد حرام کے دروازے پر پہنچیں، جب آپ دروازہ پر پہنچیں گے تو بیت اللہ نظر آئے گا، یہ دعا مانگنے کا وقت ہے، کیونکہ بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی دعا قبول ہوتی ہے، یہاں اپنی حاضری کا شکر ادا کریں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، دعا سے فارغ ہو کر آہستہ آہستہ بیت اللہ کی طرف چلیں اور حجر اسود کے سامنے پہنچ کر طواف کی نیت کریں۔

”اے اللہ! میں تیرے بیت اللہ
کے سات چکر لگانے کی نیت کرتا ہوں۔“

نیت کے بعد اگر رش نہ ہو تو حجر اسود کا بوسہ لے لیں، اگر رش ہو تو دور سے ہاتھ کا اشارہ حجر اسود کی طرف کرکے اس ہاتھ کو چوم لیں (انشاء اللہ) بوسہ کا ثواب ملے گا، رش میں دھکم پیل کرکے ہرگز بوسہ نہ لیں ورنہ دوسروں کو تکلیف پہنچانے کا عذاب آپ کے بوسے کے ثواب کو ضائع کردے گا، اب حجر اسود سے چکر شروع کریں، بیت اللہ کے دروازے کی سمت ہوتے ہوئے حطیم سے گزر کر رکن یمانی سے ہوتے ہوئے حجر اسود پر ایک چکر مکمل ہوگا، پہلے تین چکروں میں آپ نے اپنی اوپر والی چادر کو ایسا جسم پر لپیٹنا ہوگا کہ آپ کا دایاں ہاتھ چادر سے باہر ہو (اس طریقہ کو اضطباع کہتے ہیں) اور ان تین چکروں میں پنجوں کے بل آپ اکڑ اکڑ کر ذرا تیز چلیں گے، اگر رش کی وجہ سے دقت ہو تو کسی کو تکلیف نہ دیں اور معمول کے مطابق چلیں، اسی طرح سات چکر پورے کرنے ہوں گے اور ہر چکر میں حجر اسود پر پہنچ کر ہاتھ کا اشارہ حجر اسود کی طرف کرکے ”بسم اللہ، اللہ اکبر“ پڑھ کر بوسہ دینا ہوگا طواف مکمل کرنے کے بعد ملتزم پر آجائیں، ملتزم حجر اسود اور بیت اللہ کے درمیان دیوار کا نام ہے یہاں خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے ملتزم سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم آجائیں، مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے دروازے والے حصہ کے سامنے وہ جگہ ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدم مبارک کے نقش والا پتھر ایک شیشے کے بکس میں محفوظ کرکے رکھا ہوا ہے، اس مقام پر دو رکعت ادا کرنی ہے، اس پتھر یا شیشے کے بکس کو ہاتھ لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، نماز ادا کرکے خوب دعا کریں کیونکہ یہ بھی قبولیت دعا کی جگہ ہے۔

طواف، ملتزم، حجر اسود، مقام ابراہیم سب جگہ ایک بات کا خاص خیال رکھیں کہ دوسرے کو تکلیف نہیں پہنچانی، دھکا نہیں دینا، اس لئے طواف میں گھستے وقت بھی دور سے آہستہ آہستہ داخل ہوں اور نکلتے وقت بھی آہستہ آہستہ کنارے کنارے ہو کر نکلیں تاکہ دوسروں کو طواف میں تکلیف نہ ہو، ملتزم پر اگر جگہ نہیں تو جہاں جگہ ملے دعا کریں، مقام ابراہیم پر جگہ نہیں تو پیچھے نماز ادا کریں، حج کی اصل روح مناسک کی اس طرح ادائیگی ہے کہ دوسرے کو تکلیف نہ ہو، حج دراصل ایثار کا نام تھا جس کو ہم نے نفسا نفسی کا نام دے دیا، اگر ہر شخص ایثار کو اپنا لے تو تمام کے ارکان کی ادائیگی صحیح ہو جائے گی۔

مقام ابراہیم سے فارغ ہو کر زمزم پئیں بار بار پئیں، اپنے اوپر بہائیں، اتنا زمزم پئیں کہ تسلی کی کیفیت ہو جائے، خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے دعا کریں کیونکہ یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے۔ زمزم سے فارغ ہو کر اب صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانے ہیں جسے ”سعی“ کہا جاتا ہے، عمرہ کا آخری رکن ہے اس کے لئے آپ کو صفا کی طرف آنا ہوگا، حجر اسود کی سیدھ میں دائیں طرف جب آپ برآمدے پار کریں گے تو بہت سارے لوگ آپ کو ایک طرف

جاتے ہوئے اور دوسری طرف سے آتے ہوئے نظر آئیں گے لوگ صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہے ہیں، آپ صفا پر پہنچ کر بیت اللہ کا رخ کریں اور خوب دعا مانگ کر سعی کی نیت کریں۔

اے اللہ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے (سعی) کی نیت کرتا ہوں، اے اللہ! قبول فرما، شروع کرتا ہوں میں وہاں سے جہاں سے خدا تعالیٰ نے شروع فرمایا ہے۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہیں، یہ پڑھتا ہوا صفا سے مروہ کی طرف جائے، درمیان میں ایک جگہ سے ہرے رنگ کا ستون آئے گا، یہاں سے حاجی دوڑ کر جائے گا اور اگلے ہرے ستون پر پھر آہستہ ہو جائے گا، (ان دونوں ستونوں کو "میلین اخضرین" کہتے ہیں) مروہ پر ایک چکر مکمل ہو گیا، پھر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے دعائیں مانگے اور پھر دوسرا چکر شروع کرے، دوسرا چکر صفا پر تیسرا چکر مروہ پر چوتھا صفا پر پانچواں چکر مروہ پر چھٹا چکر صفا پر اور ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگاتے ہوئے خوب دعائیں مانگتا رہے۔

سعی سے فارغ ہو کر تمتع کرنے والا حلق کر کے احرام اتار دے گا، قران کرنے والا احرام نہیں اتارے گا، ۸/ ذی الحج تک اب حاجی مکہ مکرمہ میں قیام کرے گا، اگر وقت زیادہ ہے تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری دے گا اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی چالیس نمازیں پوری کرے گا، اگر وقت کم ہے تو یہ سعادت حج کے بعد حاصل کرے گا۔

حج افراد کی نیت والے حضرات مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم کریں گے اور طواف قدوم کے ساتھ اگر وہ حج کی سعی بھی کرلیں تو حج کی سعی ادا ہو جائے گی، افضل یہ ہے کہ طواف زیارت (یعنی حج والے طواف کے ساتھ) میں حج کی سعی کریں کیونکہ یہ حج کا رکن ہے۔

۸/ ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں مقیم عازمین حج زیادہ وقت خانہ کعبہ میں گزاریں کیونکہ یہ قیمتی لمحات دوبارہ میسر نہیں آسکتے، یہاں کی ایک ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، خوب طواف کریں، اپنے لئے والدین کے لئے بہن بھائیوں کے لئے دوست و احباب کے طواف کریں، گھر والوں کے لئے اس سے اچھا اور کوئی تحفہ نہیں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہمارے لوگ بہت کنجوس اور بخیل ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشانیاں اور جھگڑے ہوتے ہیں حاجی کوشش کرتا ہے کہ رقم بچ جائے تاکہ وہ شاپنگ کرے خریداری کرے۔ یاد رکھئے شیطان نے بازاروں کو خوب سجایا ہوا ہے وہ آپ کو غافل کرے گا اور بیت اللہ سے دور رکھنے کی کوشش کرے گا، یہاں کا صدقہ بھی ایک لاکھ کے برابر ہے، صدقات کریں خوب کھائیں اور جو کوئی ملی ہے اس کو یہیں خرچ کریں جتنی رقم حج کے مصارف پر خرچ ہوگی، اللہ تعالیٰ دنیا ہی میں سات گنا عطا فرمائے گا، اس لئے بازاروں میں جانے سے اجتناب کریں، زیادہ وقت بیت اللہ میں گزاریں طواف سے تھک جائیں تو بیت اللہ کو دیکھتے رہیں کیونکہ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے، بیت اللہ کے علاوہ مکہ مکرمہ کے متبرک مقامات غار حرا، غار ثور، جنت المعلیٰ مسجد الجن، مسجد بلال ہیں ان کی زیارت کیجئے، مسجد الحرام کے اندر حطیم، میزاب رحمت، مقام ابراہیم، چاہ زمزم، ملتزم، بیت اللہ کی دیواریں، پورا بیت اللہ مرکز تجلیات ہے ان مخصوص مقامات پر دعائیں مانگئے اور ۸/ ذی الحجہ تک کے اوقات انہی مقامات پر گزاریے۔

۸/ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کرکے احرام کی چادریں باندھ کر بیت اللہ آجائیں اور اگر رش نہ ہو تو طواف کرلیں اور دو رکعت نماز نفل برائے احرام پڑھ کر حج کی نیت کریں:

"اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما۔"

اس کے بعد اگر چاہیں تو حج کی سعی کرلیں اس کا طریقہ یہ ہے کہ طواف کرکے (جس میں رمل اور اضطباع بھی کریں گے) صفا اور مروہ کے سات چکر لگائیں، لیکن افضل یہ ہے کہ یہ سعی طواف زیارت کے بعد کی جائے تاکہ حج کے ارکان کے ساتھ ادا ہو، نیت سے فارغ ہو کر ظہر سے قبل "منیٰ" (جو کہ مکہ مکرمہ سے چند میل کے فاصلے پر ہے) پہنچ جائیں (معلمین لے جانے کا انتظام کرتے ہیں) منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور ۹/ ذی الحجہ کی فجر کی نماز (پانچ نمازیں) ادا کرنا ہوں گی۔

۹/ ذی الحجہ حج کا سب سے اہم دن ہے اور اس دن جس نے رحمتیں پالیں وہ کامیاب و کامران ہوگیا اور جو اس دن محروم رہ گیا، وہ ناکام و نامراد ہوگیا۔ حدیث میں آتا ہے کہ شیطان اس دن بہت زیادہ ذلیل اور رسوا ہوتا ہے، ایک حدیث میں آتا ہے کہ شیطان اس دن مسلمانوں کی مغفرت اور ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت دیکھ کر اپنے سر پر مٹی ڈالتا ہے اور اپنا منہ پیٹتا ہے اس لئے عازمین حج کو اس دن کی بہت قدر کرنی چاہئے اور اس دن کا بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہئے، اس دن زوال سے پہلے پہلے عرفات کے میدان میں پہنچنا ہے اس میدان میں آج ظہر اور عصر کی نماز ادا کرنی ہے، اگر مسجد نمرہ میں امام کے ساتھ نماز ادا کی تو ظہر اور عصر کو ایک وقت میں ادا کرنا ہوگا، اگر اپنے خیمہ میں وقوف کیا تو ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں ادا کرنا ہوگی، وقوف کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ظہر کی نماز پڑھ کر اپنے خیمہ میں کھڑا ہو جائے اور دعائیں شروع کردے، عصر کے

وقت عصر کی نماز ادا کرے اور پھر اسی طرح کھڑے ہو کر دعائیں مانگتا رہے، یہاں تک کہ غروب آفتاب ہو جائے، غروب آفتاب سے پہلے اگر عرفہ سے نکلا تو دم لازم آئے گا، اس لئے خوب تحقیق کر لی جائے کہ غروب ہو گیا اس لئے غروب کے بعد بھی چند لمحے وقوف کرنا ضروری ہے (وقوف کا وقت زوال کے بعد سے لے کر ۱۰/ ذی الحجہ کے طلوع فجر تک ہے کوئی شخص اس وقت کے دوران حالت احرام میں ایک لمحہ کے لئے بھی عرفات پہنچ گیا تو اس کا وقوف ہو جائے گا اور حج ادا ہو جائے گا) مغرب کے بعد نماز ادا کئے بغیر مزدلفہ روانہ ہوں گے مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ہوں گی، مزدلفہ والی رات بہت مبارک رات ہے، بعض فقہاء نے اس رات کو لیلۃ القدر سے بھی افضل قرار دیا ہے، اس لئے اس رات کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور خوب عبادت کرنی چاہئے، فجر کی نماز وقت پر ادا کرنے کے بعد کچھ دیر کھڑے ہو کر دعا کرے، یہی وقوف مزدلفہ ہے جو کہ واجب ہے، مزدلفہ میں شیطانوں کو مارنے کے لئے کنکریاں جمع کرلے، وقوف مزدلفہ کے بعد آہستہ آہستہ منیٰ کی طرف روانہ ہو، اگر منیٰ کی حدود میں طلوع آفتاب سے قبل پہنچ جائے تو سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے اور جیسے ہی طلوع آفتاب ہو جائے منیٰ کے حدود میں داخل ہو جائے۔

منیٰ میں آج کے دن بڑے شیطان (جمرۃ العقبۃ) کو کنکریاں مارنا ہیں اور آج کا سب سے پہلا فریضہ بھی یہی ہے سات کنکریاں لے کر جمرۃ عقبہ کی طرف جائے اور اس کے قریب پہنچ کر ایک ایک کر کے سات کنکریاں بڑے شیطان کو مارے، بڑے شیطان کے اردگرد چار دیواری ہے اس کے اندر کنکریوں کا پہنچنا ضروری ہے، آج کل شیطان کو مارنے کے دو طریقے ہیں ایک نیچے اور دوسرے پل کے اوپر دونوں جگہوں سے کنکریاں مارنا درست ہے کنکریاں مارتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھے، جمرۃ عقبہ کی سے فارغ ہو کر قران اور تمتع کرنے والے عازمین حجاج قربانی کریں گے، قربانی کے لئے آج کل حکومت نے قربانیوں کا انتظام کیا ہے، اس میں اتنی احتیاط کی ضرورت ہے کہ جب تک یہ یقین نہ ہو جائے کہ قربانی ہو گئی ہے اس وقت تک بال نہ کٹوائے ورنہ دوسری قربانی واجب ہو جائے گی قربانی ادا کرنے کے بعد حلق یعنی بال کٹوانا ہو گا بال کٹوانے کے بعد اب احرام کھول دیا جائے گا، اب احرام کی ممنوعات تمام ختم سوائے حقوق ازدواجی کے، حلق کرانے کے بعد طواف زیارت ادا کرنا ہو گا، طواف زیارت کے لئے بہتر یہ ہے کہ ۱۰/ ذی الحجہ کو کرے اگر دس کو نہ کر سکے تو گیارہ، بارہ ذی الحجہ تک طواف زیارت ادا کر سکتا ہے، اگر قربانی میں تاخیر ہو تو طواف زیارت پہلے بھی کیا جا سکتا ہے، طواف زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ منیٰ سے مکہ مکرمہ جا کر مسجد الحرام میں داخل ہو اور طواف کے طریقہ پر سات چکر بیت اللہ کے لگائے اور ملتزم پر خوب دعائیں مانگے، اگر حج کی سعی نہیں کی تو اب طواف زیارت کے بعد سعی کرے، طواف زیارت اور سعی کے بعد دوبارہ منیٰ آ جائے اور منیٰ میں مقیم رہے، ۱۱ اور ۱۲/ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہیں، زوال کے بعد پہلے چھوٹے شیطان (جمرۃ اولیٰ) کو سات کنکریاں بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ماریں اس کے بعد درمیانی شیطان (جمرۃ وسطی) کو سات کنکریاں اور اس کے بعد بڑے شیطان (جمرہ عقبہ) کو سات کنکریاں ماریں۔ ۱۱، ۱۲/ ذی الحجہ کو شیطانوں کو کنکریاں مارنے کے بعد اب عازم حج مناسک حج سے فارغ ہو گیا، اب ۱۲/ ذی الحجہ کو واپس مکہ مکرمہ آئے اور اگر مدینہ منورہ پہلے حاضری نہیں دی تو اب مدینہ منورہ جانے کی تیاری کرے، مدینہ منورہ روانگی سے قبل طواف وداع کرے جو کہ ہر حاجی پر واجب ہے، طواف وداع اسی آخری طواف کو کہا جاتا ہے جو حاجی مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت کرتا ہے، طواف وداع کر کے، مدینہ منورہ روانہ ہو جائے یا اپنے گھر روانہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ ہر حاجی کا حج قبول فرمائے۔

مدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری بھی حجاج کرام کا ایک فریضہ ہے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا امت پر جو احسان ہے، اس کا تقاضا یہ ہے کہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر نذرانہ صلوٰۃ وسلام پیش کیا جائے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود اس کی تاکید بھی فرمائے، پھر روضہ اقدس پر حاضری کی سعادت خود امتی کے لئے اتنا بڑا اعزاز ہے جس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں، اور اگر یہ کہا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں کہ انشاء اللہ روضہ اقدس پر حاضری سے قیامت میں بخشش اور مغفرت کی سعادت حاصل ہو گی اور پھر اللہ تعالیٰ نے محبوب رب العالمین جو کہ صادق الصدق تھے کے زبانی اعلان بھی فرما دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص میری زیارت کرے گا، قیامت کے دن وہ میرے پڑوس میں ہو گا۔“ (مشکوٰۃ)

”جس نے حج کیا اور میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو گویا اس نے زندگی میں میری زیارت کی۔“ (شرح لباب)

”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی۔“ (دار قطنی)

روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے ساتھ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں نماز ادا کرنے کا

بہت زیادہ ثواب ہے ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میری مسجد میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے میری مسجد میں چالیس متواتر نمازیں اس طرح ادا کیں کہ کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ کے عذاب سے برأت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے بھی برأت ہوجائے گی۔

عازمین حج سے قبل یا حج کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوں گے،مدینہ منورہ کا سفر اب اس راستہ سے ہوتا ہے جس سے آپ نے ہجرت فرمائی تھی،اس لئے اس کا ایک ایک حصہ مبارک ہے اور یہ سفر محبت و عشق کا سفر ہے،اس لئے بہت ادب و احترام کے ساتھ درود شریف پڑھتے ہوئے اس سفر کو طے کریں، راستہ بھر دعا کرتے رہیں اور متبرک مقامات پر خصوصیت سے دعا کریں،مدینۃ النبیؐ پہنچ کر پہلے وہاں جائیں جہاں آپ نے قیام کرنا ہے،خوب اچھی طرح غسل کرکے صاف کپڑے پہن کر خوب خوشبو لگا کر درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبویؐ کی طرف روانہ ہوں،کوشش کریں کہ باب جبریل سے داخل ہوں،مسجد میں داخل ہوکر پہلے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کریں،اگر ریاض الجنۃ میں نصیب ہوجائے تو بہت ہی مبارک ہے،نماز سے فارغ ہوکر باب جبریل کی طرف سے ہوتے ہوئے پاؤں مبارک کے سامنے سے گزر کر روضۂ اقدس کے سامنے والے حصہ پر آجائیں، بھاگ کر یا بے اطمینانی سے نہ چلیں،درود شریف زور سے نہ پڑھیں،یہاں محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرمارہے ہیں،اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ محبوب کے دربار میں آواز اونچی نہ ہو،روضۂ اقدس کی جالی مبارک میں تین گول کھڑکیاں سی بنی ہوئی ہیں،ان میں محراب کی طرف سے پہلی بڑی کھڑکی سے روضۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی نشاندہی ہوتی ہے،اس کے سامنے کھڑے ہوکر دھیمی آواز سے ان الفاظ میں سلام پیش کرے:

السلام علیک یا رسول اللہ، السلام علیک یا حبیب اللہ، بار بار پیش کرے اور خوب پیش کرے، سلام پیش کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے خوب دعائیں مانگیں کیونکہ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں،دعا سے فارغ ہوکر اپنے والدین بہن بھائیوں رشتہ داروں اور دوست و احباب اساتذہ کرام کی طرف سے سلام پیش کرے ان الفاظ میں:

یارسول فلاں کی طرف سے آپ کی خدمت میں ہدیہ سلام،وہ اللہ کے دربار میں آپ کی شفاعت طلب کرتے ہیں۔

محبوب رب العلمین پر سلام سے فارغ ہونے کے بعد دوسرے نمبر پر خلیفۂ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مزار کی نشاندہی چھوٹی گول کھڑکی کررہی ہے،اس پر بھی اپنی طرف سے اور اپنے احباب کی طرف سے سلام پیش کریں،اس کے بعد تیسرے نمبر پر خلیفۂ ثانی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی نشاندہی گول کھڑکی کررہی ہے اس پر بھی اپنی طرف سے اور اپنے احباب کی طرف سے سلام پیش کریں،پھر ان دونوں مزارات کے درمیان کھڑے ہوکر ان دونوں پر مشترکہ سلام پڑھیں اور آخر میں پیغمبر خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑھیں اور دور ہٹ کر تاکہ روضۂ مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پیٹھ نہ ہو قبلہ رخ ہوکر دعائیں مانگیں۔

یہ آٹھ،دس دن کا سفر آپ کا صرف مسجد نبویؐ کے لئے ہے،اس لئے اپنی چالیس نمازیں مکمل کیجئے، مسجد نبویؐ میں زیادہ وقت ریاض الجنۃ میں گزاریے، یہ جگہ روضہ مبارک اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے درمیان ہے،اس کو جنت کا ٹکڑا کہتے ہیں، ریاض الجنۃ کے علاوہ مسجد نبویؐ میں سات ستون رحمت ہیں،ان کے قریب نمازیں پڑھیں: (۱) اسطوانہ حنانہ، (۲) اسطوانہ حرس، (۳) اسطوانہ وفود، (۴) اسطوانہ ابی لبابہ، (۵) اسطوانہ سریر، (۶) اسطوانہ جبریل، (۷) اسطوانہ عائشہ۔

یہ خاص اور مبارک اور تاریخی ستون ہیں، مسجد نبویؐ کے علاوہ مدینۃ النبیؐ میں بقیع کا قبرستان، شہدائے احد کے مزارات ہیں،ان مزارات پر حاضر ہوکر زیارت کرنا اور دعا کرنا مستحب ہے، مزارات کے علاوہ مدینۃ النبیؐ میں یہ مساجد قابل زیارت ہیں:

مسجد قباء: اس مسجد کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس میں دو رکعت نماز ادا کی، اس کو عمرہ کا ثواب ملے گا،اس لئے اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرے۔ مسجد جمعہ، مسجد سقیا، مسجد احزاب، یا خمسہ مساجد، مسجد قبلتین، مسجد الاجابہ، مسجد ابوبکرؓ، مسجد علیؓ وغیرہ ہیں۔

ان اور دیگر متبرک مقامات کی زیارت بھی بہتر ہے تاکہ عقیدت کے اظہار کے ساتھ تاریخ سے بھی واقفیت ہو،چالیس نمازیں پوری کرنے کے بعد اب مدینۃ النبیؐ سے واپسی ہوگی،واپسی سے قبل روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر واپسی کی اجازت طلب کرے اور خوب رو رو کر الوداعی سلام پیش کرے اور آئندہ آنے کی دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ سب عازمین حجاج کے حج کو مقبول حج بنائے اور حج کی برکات نصیب فرمائے۔آمین۔

☆☆......☆☆

مولانا سعید احمد جلال پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

جیسا کہ سب کو معلوم ہے کہ آج کل میڈیا

اور ٹی وی چینلوں پر یہودی لابی، ان کے وفاداروں اور نمک خواروں کا قبضہ ہے، وہ اسلام اور احکام اسلام کو مسخ کر کے پیش کرتے ہیں، وہ مسلمانوں کو تشدد پسند، دہشت گرد اور اسلام کو ناقابل عمل دین ومذہب باور کراتے ہیں، اسی طرح وہ روزہ مرہ مسائل اور عقائد ونظریات پر جو مکالمے دکھاتے ہیں، اس میں بھی باطل اور باطل پرستوں کے عقائد ونظریات کو حق وصواب اور اہل حق کے موقف کو اس طرح بے وزن کر کے پیش کرتے ہیں کہ ایک سیدھا سادا قاری حق و سچ اور باطل وجھوٹ میں امتیاز نہیں کرپاتا، وہ حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھنے لگتا ہے، بلکہ اچھے خاصے پڑھے لکھے لوگ اور اہل حق سے وابستہ افراد بھی اپنے عقائد ونظریات کے سلسلہ میں شکوک وشبہات کا شکار ہوجاتے ہیں، اور یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ہمیں جو کچھ بتلایا اور پڑھایا گیا تھا، شاید حقائق اس سے مختلف ہیں، ایسی پریشان کن صورت حال سے بے چین ہوکر، دین کا درد رکھنے والے مسلمانوں کی خواہش اور شدید تقاضا ہے کہ اہل حق علماء کو ان ٹی وی پروگراموں میں آنا چاہئے اور اس فتنہ کا مقابلہ اس میدان میں اتر کر کرنا چاہئے اور عوام کو اصل حقائق سے آگاہ کرنا چاہئے، اور ٹی وی، سی ڈیز اور کیبل چینلز کے جواز کا فتویٰ دے دینا چاہئے، چنانچہ ایسے ہی ملی درد رکھنے والے بعض علماء سے بھی سنا گیا ہے کہ اب تو ٹی وی، سی ڈیز اور کیبل چینلز کی اس دلدل اور کیچڑ میں گھس کر اس میں غرق ہونے والے مسلمانوں کو نکالنا چاہئے، اگر اس سے تغافل برتا گیا تو وہ دن دور نہیں جب اسلام اور اسلامی اقدار کا تشخص نابود ہوجائے۔

ان ہمدردانِ قوم ووطن اور دین وملت کا اصرار ہے کہ اگر یہ ممکن نہ ہو تو کوئی ایسا اسلامی چینل کھولا جائے جس کو دیکھ کر مسلمان اپنا دین، مذہب اور ایمان وعقیدہ محفوظ رکھ سکیں، اور اس کے ذریعے مادر پدر آزاد اور لادین ٹی وی چینلوں کے زہر اگلتے پروگراموں سے نئی نسل کو محفوظ کیا جاسکے اور دین ومذہب، ایمان وعقیدہ اور علم وعمل کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر رکھ کر دنیا بھر کی مسلم امہ کی راہ نمائی کی جاسکے۔

دیکھا جائے تو ان "مخلصین" کی فکر وسوچ اخلاص پر مبنی ہے، اور ان کا جذبہ صادق ہے، اور بادی النظر میں ایسا کرنے کی ضرورت بھی ہے، اس لئے کہ ٹی وی اور وی سی آر کے مادر پدر آزاد پروگرام، لچر و واہیات ڈرامے، ننگی فلمیں اور حیا سوز مناظر اتنا نقصان نہیں پہنچارہے، جتنا یہ نام نہاد دینی پروگرام مسلمانوں کے عقائد ونظریات کو برباد کر رہے ہیں، اس لئے کہ کوئی شخص فلم کو نیکی اور ثواب سمجھ کر نہیں دیکھتا، اور نہ ہی اس کے کرداروں کو حق وصواب جان کر اپناتا ہے، بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی ان کو قبیح، برا اور گناہ سمجھ کر دیکھتا ہے، جبکہ اس کے برعکس ان نام نہاد پروگراموں کو دینی اور مذہبی پروگرام سمجھ کر دیکھا جاتا ہے اور ان کی روشنی میں ہی ناظرین اپنی زندگی کے خطوط متعین کرتے ہیں، اس لئے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ ٹی وی چینلوں کے نام نہاد دینی پروگرام نئی نسل کے لئے ننگی اور بلیو پرنٹ فلموں سے بھی زیادہ نقصان دہ ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کا سد باب کیونکر اور کیسے ہو؟ اس سلسلہ میں دو قسم کی آراپائی جاتی ہیں، ایک طبقہ کا خیال ہے کہ ٹی وی چینل میں ثقہ علماء کو آنا چاہئے اور ٹی وی کے میدان میں اتر کر دشمنانِ دین سے دوبدو مقابلہ کرنا چاہئے یا پھر اپنا الگ ٹی وی چینل قائم کرکے اس کا توڑ کرنا چاہئے، جیسا کہ سطور بالا میں عرض کیا جاچکا ہے، مگر علماء امت کی ایک قابل اعتماد جماعت کو اس سے نہ صرف اختلاف ہے بلکہ شدید ترین اختلاف ہے، ان کا موقف ہے اور بالکل بجا موقف ہے کہ:

۱:...... ان السیئة لا تدفع بالسیئة......

گناہ کا ازالہ گناہ سے نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا ٹی وی پر آ کر ٹی وی کی خباثتوں کا سدباب کرنا، ایسا ہی غلط ہے جیسے پیشاب کی غلاظت کو پیشاب سے دھونا یا پیشاب کی ناپاکی کو پیشاب سے پاک کرنا، جیسے یہ غلط ہے ایسے وہ بھی غلط ہے۔

۲:...... ٹی وی اور وی سی آر کا کوئی پروگرام تصویر کے بغیر نہیں ہوتا اور تصویر بنانا یا بنوانا مطلقاً ناجائز اور حرام ہے، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے، تصویر خواہ پرانے اور دقیانوسی زمانے کے لوگوں کے ہاتھ کی بنائی ہوئی ہو، یا جدید سائنسی اور ترقی یافتہ دور کی، اس کی حرمت پر پوری امت کا اجماع ہے۔

۳:...... تصویر سازی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین عذاب کی وعید ارشاد فرمائی ہے، اور فرمایا ہے کہ: قیامت کے دن تصویر بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ دنیا میں تم نے جاندار کی تصویر بنا کر میری ہمسری اور برابری کی کوشش کی تھی، لہٰذا آج اس تصویر میں روح پھونک کر اور اس کو زندہ کرکے دکھلاؤ، ظاہر ہے یہ انسانی اختیار میں نہیں ہوگا تو اس کی پاداش میں ان کو سخت ترین عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس وضاحت کے بعد کیا کوئی عقل مند انسان اس کی جرأت کرسکتا ہے کہ جان بوجھ کر عذاب الٰہی کو گلے لگائے؟

۴:...... چونکہ ٹی وی اور سی ڈیز کی وضع اور ساخت ہی لہو ولعب کے لئے ہے، اس لئے ان کو دینی مقاصد کے لئے استعمال کرنا نہ صرف غلط ہے، بلکہ دین کی توہین و بے حرمتی کے مترادف ہے۔

اس لئے کہ اگر شریعت مطہرہ نے شراب کے مخصوص برتن مثلاً: "حنتم، دُبا، نقیر اور مُزفّت" کو پاک کرکے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی، بلکہ ان کو توڑنے کا صرف اس لئے حکم فرمایا کہ وہ شراب کی علامت اور ایک حرام مشروب کے لئے مخصوص و موضوع تھے، جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفد عبدالقیس کی آمد پر بطور خاص ان برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے:

"ونھاھم عن اربع عن الحنتم والدُّبا والنقیر والمزفّت"

(بخاری، ص:۱۳، ج:۱)

"یعنی آپ نے ان کو شراب کے لئے مخصوص و موضوع چار قسم کے برتنوں: "حنتم، دُبا، نقیر اور مُزفّت" کے استعمال سے منع فرمایا تھا۔"

اگر شریعت مطہرہ اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حرام و ناپاک مشروب کے لئے مخصوص برتنوں یا شراب کی علامت شمار ہونے والے ظروف کو استعمال کرنے یا ان سے نفع اٹھانے کی اجازت نہیں دی تو ٹی وی، سی ڈیز یا دوسری چیزوں جو لہو و لعب کے علاوہ کسی دوسرے مقصد کے لئے استعمال ہی نہیں ہوتیں، ان سے نفع اٹھانے کی کیونکر اجازت ہوگی؟ یا ان کے ذریعہ دعوت و تبلیغ کی اجازت کیونکر دی جاسکتی ہے؟

۵:...... اسی طرح یہ منطق بھی ناقابل فہم ہے کہ دوسروں کو گناہ اور گمراہی سے بچانے کے لئے خود اسی گناہ اور گمراہی کی راہ اختیار کرلی جائے، جس سے دوسروں کو منع کیا جارہا تھا، کیا کوئی معمولی عقل و فہم کا انسان یہ گوارا کرسکتا ہے کہ ایک گناہ کو دور کرنے کے لئے دوسرے گناہ کا ارتکاب کیا جائے؟ جب کوئی شخص دوسرے کی زندگی بچانے کے لئے اپنی دنیاوی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتا تو محض اس امکان پر کہ شاید دوسرا راہ راست پر آجائے، کیا اپنی آخرت کی دائمی زندگی برباد کی جاسکتی ہے؟ یا اس کو داؤ پر لگایا جاسکتا ہے؟ یا کوئی اس کے لئے تیار ہوگا؟ اگر کوئی عقل مند ایسا کرے تو شرعاً، اخلاقاً اس کی گنجائش ہے؟ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو علماء کو اس خودکشی کا درس کیوں دیا جاتا ہے؟ اور اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک کی چودہ صدیوں سے اس کی کوئی ایک آدھ مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ کہ کسی نے دوسرے کی ہدایت کی خواہش پر خود گمراہی اختیار کرلی ہو، اگر ایک لمحہ کے لئے اس کو تسلیم بھی کرلیا جائے تو کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے؟ یا انسان اس کا مکلف ہے؟ نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔

۶:...... اگر علماء کرام اور مقتدیان ملت ٹی وی پر آنا شروع کردیں تو سوال یہ ہے کہ پھر عوام کو اس آلہ لہو و لعب کی تباہ کاریوں سے کیسے بچایا جاسکے گا؟ بلکہ اس وقت تو معاملہ اور بھی مشکل اور سنگین ہوجائے گا، جب علماء کرام خود ٹی وی کی اسکرین پر تشریف فرما ہوں گے اور دوسروں کو اس کے دیکھنے اور استعمال کرنے سے منع فرمارہے ہوں گے، کیا اس وقت ان کا روکنا ممکن ہوگا؟ یا ان کی تلقین مؤثر ہوگی؟

اسی طرح دنیا بھر میں امت مسلمہ کی ایک قابل قدر جماعت آج تک اس کے استعمال کو ناجائز اور نئی نسل کے لئے مہلک و سم قاتل سمجھتی آئی ہے، کیا اس اجازت یا نرمی سے وہ متاثر نہیں ہوگی؟ کیا ان گھروں میں جدید تہذیب یا بے دینی کے داخلہ کے ذمہ دار وہ علماء نہیں ہوں گے جو ٹی وی کے جواز کے لئے کوشاں ہیں؟

۷:...... بالفرض اگر علماء کرام عوام کو اس سے روکنا بھی چاہیں، تو کیا عوام کو یہ کہنے کا حق نہیں ہوگا کہ جس طرح آپ دینی پروگراموں کے لئے ٹی وی پر تشریف لاتے ہیں...... اور یہ جائز ہے تو...... اگر ہم نے محض دینی پروگرام دیکھنے کی غرض سے ٹی وی لیا ہے، اور اس غرض سے ٹی وی دیکھتے ہیں، تو یہ کیونکر ناجائز ہے؟ بتلایا جائے اس کا کیا جواب ہوگا؟

اگر بالفرض علماء کرام جائز پروگرام دیکھنے کے لئے ٹی وی کو جائز قرار دے دیں اور ٹی وی گھروں میں گھس جائے تو پھر اس کی کیا ضمانت ہے کہ اس پر لچر، واہیات، فحش اور ایمان سوز پروگرام نہیں دیکھے جائیں گے؟ یا اس پر دنیا جہاں کی ننگی فلمیں نہیں دیکھی جائیں گی؟ کیا اس سے گناہ اور بدکاری کی راہ نہ کھل جائے گی؟ کیا گھر میں ٹی وی آ جانے کے بعد جائز و ناجائز کی تحقیق ثانوی درجہ میں نہیں چلی جائے گی؟

۸:...... اگر علماء کرام ٹی وی پروگراموں میں آنا شروع کردیں اور ٹی وی مباحثوں میں شریک بھی ہونا شروع کردیں تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہود و ہنود کی اولاد، علماء کے افکار و ارشادات کو ہو بہو ٹی وی میں نقل بھی کردیں؟

جبکہ صورت حال یہ ہے کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ جب کسی عالم دین نے حقائق کا اظہار کرنا شروع کیا تو نہ صرف اس کو بولنے کا موقع نہیں دیا گیا، بلکہ اس کی جو بات ٹی وی اور بین الاقوامی قوتوں کے ذوق و مزاج کے خلاف تھی، اسے سنسر کردیا گیا۔ چنانچہ طالبان حکومت کے موقع پر حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ اسی قسم کے ایک مکالمہ میں شریک ہوئے، تو انہوں نے خود بتلایا کہ ”مذاکرے کا میزبان پہلے تو مجھے بولنے نہ دے رہا تھا، جب میں نے بولنا شروع کیا تو اس نے بارہا میری بات کاٹنے کی کوشش کی، لیکن جب میں نے اس پر برہمی کا اظہار کیا تو اگرچہ اس نے مداخلت تو بند کردی، لیکن میرے انٹرویو کے وہ حصے جو حکومت اور بین الاقوامی قوتوں کے ذوق و مزاج کے خلاف تھے، حذف کردیئے گئے“ چنانچہ حضرت مفتی صاحب مرحوم نے خود فرمایا کہ: ”میں نے سوچا تھا کہ شاید اس طرح عوام کے سامنے حقائق آجائیں گے...... اور اسی لئے میں شریک بھی ہوا تھا...... مگر بعد میں اندازہ ہوا کہ میری سوچ صحیح نہیں تھی اور ایسے پروگراموں میں شریک ہونا درست نہیں، کیونکہ ان مذاکروں کا مقصد حقائق کی نشاندہی نہیں، بلکہ حقائق کو مسخ کرنا ہوتا ہے۔“

۹:...... دنیا جانتی ہے کہ ٹی وی اور وی سی آر کا مقصد اصلاح نہیں، بگاڑ ہے، بلکہ دیکھا جائے تو ٹی وی اور وی سی آر کا مقصد مغربی تہذیب و تمدن اور لادین کلچر کا فروغ ہے، ظاہر ہے جس پروگرام میں دین و شریعت اور اسلامی تہذیب و تمدن کی صحیح صحیح نشاندہی کی جائے گی، اسے یہودی لابی اور ان کے ایجنٹ کیونکر برداشت کرسکیں گے؟

۱۰:...... اگر بالفرض مسلمان اپنا ٹی وی چینل ایجاد کرلیں تو سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ جانداروں کی تصویر کے ہوتے ہوئے وہ کیونکر جائز ہو جائے گا؟ اور تصویر کے بارہ میں حکم شرعی پہلے آچکا ہے۔

چلو اگر ایک منٹ کے لئے تصویر کو برداشت بھی کرلیا جائے تو کیا عام ناظرین ایسے ٹی وی چینل کو دیکھنا پسند کریں گے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو بتلایا جائے کہ محراب و منبر کی آواز پر کان کیوں نہیں دھرے جاتے؟ حالانکہ محراب و منبر سے بھی یہی بات کہی جاتی ہے، آپ ہی بتلایئے کہ جو بات محراب و منبر سے کہنے پر نہیں سنی جاتی وہ ٹی وی سے کیوں سنی جائے گی؟ دراصل لوگ ٹی وی دیکھتے ہی صرف اس لئے ہیں کہ ٹی وی اسکرین پر اور ”بہت کچھ دیکھنے کو ملتا ہے“ جو محراب و منبر سے نہیں دیکھا جاسکتا، لہٰذا ایسا ٹی وی جس میں عوام کی مطلوبہ رنگینی نہیں ہوگی اس کو کوئی بھی نہیں دیکھے گا۔

عوام کی اس رنگین مزاجی پر میراثی کا وہ لطیفہ بالکل فٹ بیٹھتا ہے، جس میں اس نے اہل جنت و جہنم کی نشاندہی کرتے ہوئے اپنے سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

”ارے بھائیو سنتے ہو! ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ میں مرگیا ہوں، مجھے دفن کردیا گیا، میرا حساب و کتاب ہوا تو فرشتوں نے کہا: تیرے گناہ اور نیکیاں برابر ہیں، جہاں تو چاہے، تجھے بھیج دیتے ہیں، میں نے مولویوں سے سن رکھا تھا کہ جنت بہت اچھی جگہ ہے، اس لئے میں نے کہا: مجھے جنت بھیج دو، جب مجھے جنت لے جایا گیا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا، وہاں کوئی رونق تھی نہ راگ و رنگ تھا اور نہ تفریح طبع کا دوسرا سامان، بس اپنی مسجد کے میاں جی، چند داڑھیوں والے جس کے ہاتھ میں لوٹے اور مصلے تھے یا پھر علاقے کے غریب غربا اور بس۔

میں نے فرشتوں سے کہا: اس سے کوئی اچھی جگہ بھی ہے؟ انہوں نے کہا اس سے اچھی تو کوئی جگہ نہیں، چاہو تو تمہیں جہنم بھی دکھادیں، میں نے کہا ضرور! چنانچہ جب مجھے جہنم لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں: اپنے گاؤں کے چوہدری صاحب، ملک صاحب، خان صاحب علاقہ کے سارے نامور لوگ موجود تھے، وہاں کچھ گلوکارائیں گانا گارہی تھیں اور بہت سی اداکارائیں ناچ رہی تھیں، چلم بھری تھی اور سارے دوست واحباب جمع تھے، مجھے وہاں جاکر مزہ ہی آگیا۔“

اگرچہ یہ ایک لطیفہ ہے، لیکن اگر غور کیا جائے تو لوگ اور عوام آج کل اس رنگینی کی تلاش میں ہیں چاہے اس کے لئے ان کو جہنم ہی جانا پڑے اور ان کو سادگی اور خالص دین و شریعت کے پروگرام ناقابل قبول ہیں، چاہے اس کے عوض جنت ہی کیوں نہ ملتی ہو۔

چلو اس کو بھی مان لیا جائے کہ لوگ ”خالص دینی اور شرعی ٹی وی“ کو دیکھیں گے تو سوال یہ ہے کہ یہودی ایجنٹ اور بین الاقوامی لابیاں اس چینل کو چلنے دیں گی؟ نہیں، ہرگز نہیں، چنانچہ ”الجزیرہ“ ٹی وی کی

نشریات کا جام کیا جاتا سب کے سامنے ہے، اس کے علاوہ کیا وہ ٹی وی چینل پوری دنیا کے ٹی وی قوانین کی مخالفت مول لے کر اپنا کام جاری رکھ سکے گا؟ نہیں، نہیں، ہرگز نہیں، چنانچہ اس کے لئے افغانستان کی طالبان حکومت بطور مثال کافی ہے کہ امریکا بہادر اور اس کے اتحادیوں نے اس کی اینٹ سے اینٹ صرف اور صرف اس لئے بجائی ہے کہ وہ بین الاقوامی کافرانہ نظام کا حصہ بننے کے لئے تیار نہیں تھی، ٹھیک اسی طرح ایسے ٹی وی چینل کا بھی حشر ہوگا۔

۱۱:...... رہی یہ بات کہ ارباب کفر والحاد نے اگر ٹی وی کو اسلام کے خلاف بطور ہتھیار استعمال کیا ہے تو کیوں نہ ہم بھی اس کو اشاعت اسلام کے لئے استعمال کریں؟ بظاہر یہ جذبہ نیک ہے، مگر اس میں مشکل وہی پیش آتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے کسی ناجائز اور حرام ذریعہ کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر اشاعت اسلام کے لئے ناجائز ذرائع کے اپنانے کی اجازت ہوتی تو چوروں کی اصلاح کے لئے چوروں اور زانیوں کی اصلاح کے لئے زانیوں کے گروہ میں شامل ہونا بلکہ کافروں کی اصلاح کے لئے کافروں کے گروہ میں شامل ہونا بھی جائز ہوتا، مگر دنیا جانتی ہے کہ دنیا کا کوئی مہذب قانون اس کی اجازت نہیں دیتا۔

اس کے علاوہ اگر بالفرض اشاعت اسلام کے لئے کسی منکر، ناجائز اور حرام کو اپنانے کی اجازت بھی دے دی جائے تو کیا آئندہ کے لئے نہی عن المنکر کا دروازہ بند نہیں ہو جائے گا؟ اس لئے کہ ہر مجرم اپنے جرم کی یہی تاویل اور جواز پیش کرے گا کہ میں نے یہ سب کچھ اسلام کی اشاعت کے لئے کیا ہے، چنانچہ جہاں کہیں کوئی چور، ڈاکو، زانی، شرابی یا قاتل رنگے ہاتھوں پکڑا جائے گا، وہ یہ کہہ کر چھوٹ جائے گا کہ میں چور، زانی، ڈاکو، شرابی اور قاتل نہیں ہوں، بلکہ میں نے تو ان لوگوں کی اصلاح کے لئے یہ شکل اختیار کر رکھی ہے، بتلایا جائے اس سے سارا معاشرہ جرائم اور گناہوں کی آماجگاہ نہیں بن جائے گا؟

۱۲:...... اشاعت اسلام کے لئے ہم اس کے تو مکلف ہیں کہ جتنا حلال و جائز اسباب و ذرائع مہیا ہوں ان کو ممکنہ حد تک استعمال کریں اور کفر و باطل کی راہ روکنے کی کوشش کریں، لیکن اس کا یہ معنی بھی نہیں کہ ہم خواہ مخواہ نت نئے انداز اور جائز و ناجائز حربے استعمال کرنے کی سعی و کوشش میں ہلکان ہوا کریں۔

اگر اس کی ضرورت ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اجازت دیتے اور وہ تمام اسباب و ذرائع جو کفر و شرک کی اشاعت میں استعمال ہوتے ہیں، ان کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اجازت ہوتی، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اغوائے انسانی کے لئے اولاد آدم کے قلوب میں وساوس ڈالنے، دور بیٹھ کر ان پر تسلط حاصل کرنے کا اختیار دیا ہے، مگر نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار نہیں دیا گیا، اسی طرح حدیث نبوی کے مطابق: شیطان انسان کے بدن میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون دوڑتا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی خون میں دوڑنے کی اجازت تھی؟ نہیں، ہرگز نہیں۔

ایسے ہی شیطان انسانی قلوب و اذہان کی اسکرین پر اپنے وساوس کے ذریعے گناہوں اور بدکاریوں کی ننگی اور بلیو پرنٹ فلم دکھا کر ان کو گناہوں اور بدکاریوں پر آمادہ کرتا ہے، جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانی قلوب و اذہان پر تسلط نہیں دیا گیا بلکہ فرمایا گیا: "ان انت الا نذیر" (فاطر:۲۳)...... آپ تو صرف ڈر سنانے والے ہیں...... اسی طرح دوسری جگہ فرمایا: "وما انت علیہم بمصیطر" (غاشیہ:۲۲)...... یعنی آپ ان کے نگران نہیں ہیں کہ نہ مانیں تو آپ سے پوچھ ہوگی......

اگر اس کی اجازت یا ضرورت ہوتی جس قدر شیطان کو کفر و شرک کی اشاعت کے لئے یہ قوت و استعداد دی گئی تھی، اس سے زیادہ ضروری تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اشاعت اسلام کے لئے ان چیزوں سے نوازا جاتا، مگر جب اللہ تعالیٰ نے اس کی ضرورت نہیں سمجھی تو کیا نعوذ باللہ! ہم اللہ تعالیٰ سے زیادہ اشاعت اسلام کے خواہاں اور انسانوں کی ہدایت و راہ نمائی کے لئے فکر مند ہیں؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں، تو ہمیں شرعی حدود سے نکل کر اشاعت اسلام کے لئے زیادہ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔

۱۳:...... اسی طرح ٹی وی کے جواز اور ضرورت کے لئے یہ استدلال بھی کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا کہ اگر ہم نے ٹی وی پر آکر مسلمانوں کی راہ نمائی نہ کی تو لادین قوتیں اس کو دین کے بگاڑنے کے لئے استعمال کریں گی؟ اور اسلام کا حلیہ بگڑ جائے گا اور اسلام اپنی اصلی حالت میں باقی نہیں رہے گا۔

اس لئے کہ سنت اللہ یہی چلی آئی ہے کہ بے شک اسلام کو ڈھانے اور مٹانے کی کوششیں تو ضرور ہوں گی اور ہوتی بھی آئی ہیں، مگر اسلام ختم ہو جائے یا اس میں تحریف ہو جائے یا اس کا حلیہ بگڑ جائے یا اسلام اپنی اصلی حالت میں نہ رہے، ایسا ناممکن ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ: "مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی رہے گی جو اسلام کو اصلی حالت پر برقرار رکھنے میں محنت و کوشش کرتی رہے گی، اور اہل ہوا و بدعت کی اڑائی دھول کو صاف کرتی رہے گی اور ان پر کسی مخالفت گر کی مخالفت کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔"

چنانچہ سوا چودہ سو سال ہو گئے ہیں، الحمدللہ! آج بھی اسلام اسی طرح تر و تازہ ہے۔ حتیٰ کہ شیطان کے انسانی قلوب پر تسلط حاصل ہونے کے باوجود اگر آج تک اسلام محفوظ ہے تو آئندہ بھی ان شاء اللہ محفوظ ہی

رہے گا، اور آئندہ بھی اس کو تحریف سے بچایا جائے گا۔

۱۴:.....ٹی وی اور ویڈیو فلم سے تبلیغ کا کام لینا یوں بھی نا قابل فہم ہے کہ ٹی وی دیکھنے والے کسی نیک جذبے اور اصلاح کی غرض سے یہ پروگرام نہیں دیکھتے بلکہ تفریح طبع کے لئے یہ پروگرام دیکھے جاتے ہیں، اس لئے کہ دنیا جانتی ہے کہ ٹی وی پر آنے والے لوگ قابل اعتماد اور ثقہ نہیں بلکہ بازاری اور شہرت کے خواہاں ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج تک نہیں سنا گیا کہ کسی نے ٹی وی کی ”برکت“ سے اسلام قبول کیا ہو، اس سلسلہ میں حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا ایک جواب پڑھئے اور سر دھنئے!

”یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ویڈیو فلم اور ٹی وی سے تبلیغ اسلام کا کام لیا جاتا ہے، ہمارے یہاں ٹی وی پر دینی پروگرام بھی آتے ہیں لیکن کیا میں بڑے ادب سے پوچھ سکتا ہوں کہ ان دینی پروگراموں کو دیکھ کر کتنے غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے؟ کتنے بے نمازیوں نے نماز شروع کردی؟ کتنے گناہ گاروں نے گناہوں سے توبہ کرلی؟ لہٰذا یہ محض دھوکا ہے، فواحش کا یہ آلہ جو سرتا سر نجس العین ہے اور ملعون ہے اور جس کے بنانے والے دنیا و آخرت میں ملعون ہیں وہ تبلیغ اسلام میں کیا کام دے گا؟ بلکہ ٹی وی کے یہ دینی پروگرام گمراہی پھیلانے کا ایک مستقل ذریعہ ہیں، شیعہ، مرزائی، ملحد، کمیونسٹ اور نا پختہ علم لوگ ان دینی پروگراموں کے لئے ٹی وی پر جاتے ہیں اور الا پ شناپ جو ان کے منہ میں آتا ہے کہتے ہیں، کوئی ان پر پابندی لگانے والا نہیں اور کوئی صحیح وغلط کے درمیان تمیز کرنے والا نہیں، اب فرمایا جائے کہ یہ اسلام کی تبلیغ واشاعت ہو رہی ہے یا اسلام کے حسین چہرے کو مسخ کیا جارہا ہے؟؟ رہا یہ سوال کہ فلاں یہ کہتے ہیں اور یہ کرتے ہیں، یہ ہمارے لئے جواز کی دلیل نہیں۔“

(آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج:۷، ص:۳۹۸)

۱۵:.....علماء کو ٹی وی پر آنے کے مشورہ کو اس زاویہ سے بھی دیکھنا چاہئے کہ خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی اصلاح کی فکر میں ٹی وی پر آنے والے حضرات خود ہی بے وزن ہو جائیں، اس لئے عین ممکن ہے کہ یہ بھی ایک شیطانی چال ہو کہ جو حضرات ٹی وی پر آنا شروع کریں گے کم از کم وہ متفق علیہ تو نہیں رہیں گے، خصوصاً جو حضرات ٹی وی کی حرمت کے قائل ہیں، ان کے ہاں ایسے حضرات کے کسی قول فعل اور عمل بلکہ فتویٰ کا کوئی اعتبار نہیں رہے گا، گویا دوسروں کی اصلاح ہو یا نہ ہو، کم از کم یہ تو متنازعہ بن جائیں، اور کیونکہ ہادیان قوم وملت کا متنازعہ بن جانا، شیطان اور اس کے پجاریوں کے لئے بہت بڑی فتح ہے۔ اس لئے کہ باطل پرستوں کی کبھی یہ خواہش نہیں رہی کہ مسلمان، کافر یا مشرک بن جائے، بلکہ ان کی خواہش اور کوشش یہ رہی ہے کہ مسلمان، مسلمان نہ رہے، یا کم از کم قابل اعتماد نہ رہے، اگر ایسا ہو تو سوچنا چاہئے کہ ٹی وی پر آنے والے اور اس کے جواز کے قائل علماء جب ٹی وی پر آئیں گے تو وہ اپنے موقف کی حقانیت وصداقت اور مخالفین کی تغلیط فرمائیں گے، ٹھیک اسی طرح جو حضرات مخالف ہوں گے، وہ بھی اپنے موقف کو دلائل وشواہد سے مبرہن کریں گے، اور اپنے مخالفین کے موقف کی تغلیط کریں گے..... جو ان کا فطری اور منطقی حق ہے....... یوں اختلافات کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا، اور اہل حق کے آپس میں دست وگریبان ہوتے ہی اسلام دشمنوں کا مقصد پورا ہو جائے گا، کیونکہ وہ دراصل مسلم امہ اور علماء کے اتفاق واتحاد سے ہی سب سے زیادہ خائف اور الرجک ہیں۔

۱۶:.....ٹی وی پر وعظ وبیان اور تقریر ومکالمہ کی ضرورت پر زور دینے والوں کو اس انداز سے بھی سوچنا چاہئے کہ جس اسٹیج اور جس جگہ پر عصیان وطغیان پر مبنی حیا سوز اور ایمان کش فلمیں، لچر وا بیات پروگرام اور گانے گائے جاتے ہوں اور وہاں ”خدا کے لئے“ جیسی خالص کافرانہ اور ملحدانہ فلمیں اور ڈرامے دکھائے جاتے ہوں، وہاں اللہ کا پاک، پاکیزہ کلام، احادیث مبارکہ اور قرآن وسنت کی تعلیمات پر مبنی لیکچروں کا سنانا اور دکھانا جائز بھی ہوگا؟ کہیں یہ قرآن وسنت اور دین وشریعت کی توہین وتنقیص یا سوء ادبی تو نہیں ہوگی؟

کیونکہ سیدابراہیم الدسوقی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

”اپنے منہ کو تلاوت قرآن مجید کے لئے پاک وصاف رکھا کرو، کیونکہ جو شخص منہ کو حرام بات یا حرام کھانے سے آلودہ کرکے بغیر توبہ کے قرآن مجید پڑھنے لگے، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی قرآن کو ناپاکی پر رکھے، ایسے آدمی کا جو حکم ہونا چاہئے وہ سب کو معلوم ہے، بعض اولیاء اپنے مشاہدے میں اس کو باطنی گندگیوں سے زیادہ پلید دیکھتے اور سمجھتے ہیں۔“

(معارف بہلوی ص:۱۷۱، ج:۴)

نیز اس پر بھی غور فرمایا جائے کہ گندی اور ناپاک جگہ اور غلاظت خانہ یا باتھ روم میں اللہ کا ذکر کرنا اگر ممنوع ہے تو ٹی وی ایسے غلاظت کدہ میں کیا اس کی اجازت ہوگی؟

واللہ یقول الحق وہو یہدی السبیل

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ

واصحابہ اجمعین

جھوٹے نبی کا نفسیاتی تجزیہ

دوسری قسط

مرسلہ: قاضی احسان احمد

مذہبی خبط عظمت میں مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، اور اسے الہامات ہوتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی تصنیفات میں جگہ جگہ اپنی وحی اور الہامات کا ذکر کیا ہے، مثلاً:

"یہ سچ ہے کہ وہ الہام جو خدا نے اس بندے پر نازل فرمایا۔" (سراج منیر ص:۳۰۲)

"بیس سال سے متواتر اس عاجز پر الہام ہوا ہے۔" (خط مرزا قادیانی، مندرجہ اخبار الحکم قادیان جلد:۳، نمبر:۲۹، مورخہ ۷/اگست ۱۸۹۹ء)

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توراۃ اور انجیل اور قرآن پر۔" (اربعین نمبر۴، ص:۴۵)

جیسا کہ قبل ازیں بتایا جا چکا ہے کہ مذہبی خبط عظمت کا مریض سمجھتا اور دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اللہ کا منتخب بندہ اور اس کا برگزیدہ خادم ہے، خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے اسے بھیجا ہے، ایسے لوگ نئے نئے دین وضع کرتے ہیں، مذہبی کتابوں اور اصلاحوں کی نئی نئی تفسیریں ایجاد کرتے ہیں تاکہ انہیں اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیں۔

مرزا قادیانی چونکہ مذہبی خبط عظمت کے مریض تھے، چنانچہ ان کے دعوے بالکل اسی نوعیت کے تھے، مثلاً:

"خدا نے مجھے امام اور پیشوا اور رہبر مقرر فرمایا۔" (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت ص:۸۲)

براہین احمدیہ میں اپنی ذات کے متعلق بار بار اظہار کرتے ہیں کہ:

"وہ دنیا کی اصلاح اور اسلام کی دعوت کے لئے خدا کی طرف سے مامور اور عصر حاضر کے مجدد ہیں، اور ان کو حضرت مسیح سے مماثلت ہے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول، ص:۲۹، مصنفہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد)

چنانچہ مرزا قادیانی نے ایک نیا دین وضع کیا اور نبی بن گئے، اس کے لئے قرآن وحدیث کی عجیب وغریب تشریح اور تفسیر کی جو کہ نہ صرف علماء امت کے اجماع کے خلاف ہے بلکہ ان کے اپنے ابتدائی خیالات کے بھی برعکس ہے، مثلاً ابتدا میں آپ ختم نبوت کے قائل تھے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

"قرآن کریم بعد خاتم النبیین کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔" (ازالہ اوہام ص:۷۶۱)

"اللہ کو شایان شان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے اور نہیں شایان کہ سلسلۂ نبوت کو دوبارہ شروع کردے بعد اس کے کہ اسے قطع کرچکا ہو۔" (آئینہ کمالات اسلام ص:۳۷۷، روحانی خزائن ص:۳۷۷، ج:۵)

"ہم اس بات کے قائل ہیں اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ کوئی نیا نبی آسکتا ہے اور نہ پرانا۔" (سراج منیر ص:۳۰۲)

چنانچہ بعد ازاں جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو لفظ ختم نبوت کی عجیب وغریب تعبیر اور تفسیر کی اور اس کو اپنے تصورات کے مطابق ڈھال لیا، چنانچہ لکھتے ہیں:

"وہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالات نبوت ان پر ختم ہیں۔" (چشمہ معرفت ضمیمہ ص:۹، روحانی خزائن ص:۳۸۰، ج:۲۳)

یعنی "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی کے

نہیں بلکہ افضل النبیین کے ہیں، اس طرح نبوت کا دروازہ تو کھلا ہے، البتہ کمالات نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم ہوگئے ہیں۔

مرزا قادیانی نے اپنی نبوت اور رسالت کے لئے ایک دلچسپ تاویل کی، لکھتے ہیں:

’’مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا، مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔‘‘ (ایک غلطی کا ازالہ)

اس مرض کے عام مریضوں کی طرح مرزا قادیانی کو بھی ۴۰ سال کے بعد عمر کے دوسرے حصہ میں لاحق ہوا، آپ ۴۰۔۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۹۱ء میں پہلی مرتبہ اپنی تصنیف ’’فتح الاسلام‘‘ میں مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا، بعد ازاں ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا۔

خبط عظمت کے گرفتار دیگر مریضوں کی مانند مرزا قادیانی بھی بہت حساس تھے، اپنے خلاف تنقید ہرگز برداشت نہیں کرسکتے تھے، چنانچہ اس دور کے جن

مذہبی خبط عظمت میں مریض محسوس کرتا ہے اور دعویٰ بھی کرتا ہے کہ اس پر وحی نازل ہوتی ہے، اور اسے الہامات ہوتے ہیں

علماء نے ان کے دعویٰ نبوت پر تنقید کی وہ ان پر برس پڑے حتی کہ گالی گلوچ پر اتر آئے۔ مثلاً:

مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں: ’’کفن فروش، کتا، خبیث، سور، گوں خور۔‘‘

(اعجاز احمدی الہامات مرزا از شیخ الاسلام)

مولانا سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق لکھتے ہیں: ’’غول لئیم، فاسق ملعون، نطفہ سفہاء، خبیث، کنجری کا بیٹا۔‘‘ (انجام آتھم ص:۲۸۱، روحانی خزائن ص:۲۸۱، ج:۱۱)

خبط عظمت کے اکثر مریضوں کی طرح مرزا قادیانی بھی زبردست احساس برتری کا شکار تھے اور ان کا یہ احساس اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ اول تو وہ اپنے آپ کو تمام انبیاء کا ہم پلہ اور ہم چشم سمجھتے تھے اور اس پر مستزاد یہ کہ اپنے تئیں جامع کمالات انبیاء بلکہ تمام انبیاء سے افضل نبی گردانتے تھے، چنانچہ ان کے بقول:

الف:...... ’’خدا نے میرے ہزارہا نشان سے میری وہ تائید کی ہے کہ بہت کم نبی گزرے ہیں جن کی تائید کی گئی۔‘‘

(تتمہ حقیقت الوحی ص:۱۴۸، روحانی خزائن ص:۵۸۷، ج:۲۲)

ب:...... ’’اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر راست باز اور مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جاویں سو وہ میں ہوں۔‘‘ (براہین احمدیہ پنجم ص:۶۸، ۱۰۱)

ج:...... ’’اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی ص:۹۹، خزائن ص:۱۰۲، ج:۲۲)

د:...... مرزا قادیانی اپنے کو حضرت آدمؑ (خطبات الہامیہ) حضرت نوحؑ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۷، روحانی خزائن ص:۵۷۵، ج:۲۲) حضرت یوسفؑ (براہین احمدیہ حصہ پنجم) حضرت عیسیٰ تریاق القلوب ص:۱۵۷، روحانی خزائن،

مرزا قادیانی دراصل ایک شدید ذہنی بیماری پیرانائے میں مبتلا تھے اور ان کا دعویٰ نبوت بھی اسی بیماری کے اثر کا نتیجہ تھا

ص:۲۸۱، ج:۱۵) سے افضل سمجھتے تھے۔

ر:...... ’’اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا جس کو دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔‘‘ (اربعین ص:۴، ج:۱۴)

بقول کول مین ان مریضوں کی اکثریت جنسی مسائل سے دو چار ہوتی ہے۔ مرزا قادیانی بھی اسی اکثریت میں شامل تھے، مرزا قادیانی کی قوت مردی کمزور تھی، جس کا مرزا قادیانی کو علم بلکہ پوری شدت سے احساس تھا، چنانچہ لکھتے ہیں:

’’حالت مردی کالعدم۔‘‘ (نزول المسیح ص:۲۰۹، روحانی خزائن ص:۵۸۷، ج:۱۸)

’’جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں آخر میں صبر کیا۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ ج:۵، خط نمبر۱۴)

’’میری حالت مردی کالعدم تھی۔‘‘

(تریاق القلوب ص:۳۶/۳۵، روحانی خزائن ص:۲۰۳، ج:۱۵)

چونکہ یہ مریض اکثر ذہین افراد ہوتے ہیں، لہٰذا یہ لوگ واقعات اور حقائق کو اس طرح توڑ موڑ لیتے ہیں کہ وہ ان کے وسوسوں پر ٹھیک بیٹھتے ہیں، اسی

طرح مرزا قادیانی بھی ابن مریم اور نبی بننے کے لئے حقائق کو توڑتے موڑتے رہے چنانچہ آپ نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چونکہ مسیح موعود تو حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں، لہٰذا مرزا قادیانی نے خود عیسیٰ ابن مریم بننے کے لئے یہ پرلطف تاویل فرمائی:

"اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے، دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی...... پھر...... مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارے کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم میں درج ہے، مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے عیسیٰ ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص:۸۷ تا ۸۹، روحانی خزائن ص:۵۰، ج:۱۹)

یعنی پہلے آپ مریم بنے پھر خود ہی حاملہ ہوئے پھر اپنے پیٹ سے آپ عیسیٰ ابن مریم بن کر تولد ہوگئے، اس کے بعد یہ مشکل آئی کہ عیسیٰ ابن مریم کا نزول تو احادیث کی رو سے دمشق میں ہونا تھا جو کئی ہزار سال سے شام کا ایک مشہور و معروف مقام ہے، یہ مشکل ایک دوسری دلچسپ تاویل سے یوں رفع کی گئی لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ دمشق کے لفظ کی تعبیر میں میرے پر منجانب اللہ یہ ظاہر کیا گیا کہ اس جگہ ایسے قصبے کا نام دمشق رکھا گیا ہے، جس میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو یزیدی الطبع اور یزید پلید کی عادات اور خیالات کے پیرو ہیں، یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مشابہت اور مناسبت رکھتا ہے۔"

(حاشیہ ازالہ اوہام ص:۶۳ تا ۷۳، روحانی خزائن حاشیہ ص:۱۳۴ تا ۱۳۸ ج:۳)

خبط عظمت اکثر مریضوں کی طرح مرزا قادیانی کی شخصیت میں بھی کوئی نمایاں خرابی یا نقص نہ تھا بلکہ ظاہراً آپ بالکل نارمل انسان تھے، آپ بھی محض اپنے وسوسوں (Delusions) کی حد تک ابنارمل تھے، مزید برآں مرزا قادیانی اکثر مریضوں کی طرح کافی ذہین اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے مالک تھے،

مرزا قادیانی دراصل ایک شدید ذہنی بیماری پیرانائے میں مبتلا تھے اور ان کا دعویٰ نبوت بھی اسی بیماری کے اثر کا نتیجہ تھا

چنانچہ آپ نے اپنے خیالات اور نظریات کو نہایت مربوط اور مدلل انداز میں پیش کیا، جس کی وجہ سے نہ صرف ان کے قریبی عزیزوں اور دوستوں بلکہ معاشرے کے بعض دوسرے ذہین افراد نے بھی ان کے دعوے کی سچائی کو مان لیا، ڈاکٹر عبدالحکیم خان ۲۰ برس تک مرزا قادیانی کے مرید رہے بعدازاں توبہ کرلی اور مرزا قادیانی کے شدید مخالف بن گئے۔

مریض کو عموماً احساس اور اعتراف ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس کے نظریات اور خیالات کو درست خیال نہیں کرتے مگر پھر بھی وہ ان کی واضح تردید سے مطمئن نہیں ہوتا، چنانچہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (مولانا ثناء اللہ امرتسری) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہوجاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی، اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاتا ہے۔" (مرزا قادیانی کا اشتہار مورخہ ۵/اپریل ۱۹۰۷ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج:۱۰ ص:۱۲۰)

یعنی مرزا قادیانی کو بھی احساس تھا کہ دوسرے لوگ ان کے خیالات کو درست نہیں سمجھتے مگر مولانا ثناء اللہ اور دوسرے علماء کی واضح تردید سے بھی آپ مطمئن نہیں ہوئے بلکہ نبوت کا شوق جاری رکھا، لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی مذکورہ بالا اشتہار کے ایک سال بعد فوت ہوگئے، جب کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری تیس سال تک زندہ رہے۔

اگرچہ مرزا قادیانی کو کوئی دوسری ذہنی بیماری (Psychosis) لاحق نہ تھی جس کی وجہ سے وہ ظاہری طور پر نارمل معلوم ہوتے تھے، مگر مرزا صاحب کے صاحبزادے مرزا بشیر احمد نے ان کی بعض خفیف ذہنی بیماریوں (Neuroses) کا ذکر کیا ہے، مثلاً:

"مرزا قادیانی کو جوانی میں ہسٹریا کی بیماری ہوگئی تھی، اور کبھی کبھی اس کا ایسا دورہ پڑتا تھا کہ بے ہوش ہوکر گر جاتے تھے۔" (سیرۃ المہدی حصہ اول، ص:۱۷، مصنف مرزا بشیر احمد)

"اور پھر ان سب پر مستزاد مالیخولیا اور مراق کا موذی مرض۔" (سیرۃ المہدی حصہ دوم ص:۵۵، مصنف مرزا بشیر احمد)

مذکورہ بالا واقعات، حقائق ور دلائل سے یہ امر بالکل واضح ہوجاتا ہے کہ خبط عظمت کی کم و بیش تمام

علامات مرزا قادیانی کی شخصیت میں بدرجہ اتم موجود تھیں، جس سے یہ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی دراصل ایک شدید ذہنی بیماری (Psychosis) پیرانائے (Parania) میں مبتلا تھے اور ان کا دعویٰ نبوت بھی اسی بیماری کے اثر کا نتیجہ تھا۔

اب ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو یہ نفسیاتی بیماری کیوں لاحق ہوئی؟ ہمارے خیال میں آپ کی بیماری کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں: اگر پیرانائے کی عام وجوہات کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ زیادہ تر مریض انہی وجوہات کی بنا پر اس مرض کا شکار ہوتے ہیں۔

مرزا صاحب کی اس بیماری کی تشکیل میں ان کی پیشہ ورانہ اور ازدواجی زندگی کی ناکامیوں نے اہم کردار ادا کیا ہے، آپ کی ابتدائی زندگی عسرت اور غربت سے شروع ہوئی، لکھتے ہیں:

”مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی۔“ (نزول مسیح ص:۱۱۸، روحانی خزائن حاشیہ ص:۴۹۶، ج:۱۸)

بعد ازاں ۱۸۶۸ء۔۶۴ میں آپ نے سیالکوٹ کی کچہری میں بطور محرر ملازمت کی، اس دوران ترقی کے لئے مختاری کا امتحان دیا مگر ناکام رہے:

”آپ (مرزا قادیانی) نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کردی اور قانون کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔“ (سیرۃ المہدی حصہ اول ص:۱۳۸، مرزا بشیر احمد)

اسی طرح مرزا قادیانی کی ازدواجی زندگی بھی کچھ زیادہ کامیاب نہ تھی کیونکہ آپ کی قوت مردمی کمزور تھی، لکھتے ہیں:

”جب میں نے شادی کی تھی تو مدت تک مجھے یقین رہا کہ میں نامرد ہوں آخر میں نے صبر کیا۔“

(المکتوب احمدیہ جلد پنجم خط نمبر۱۴)

”حالت مردمی کالعدم۔“ (نزول المسیح ص:۲۰۹، روحانی خزائن ص:۵۸۷، ج:۱۸)

پیشہ ورانہ اور ازدواجی ناکامیوں نے مرزا قادیانی کی انا اور وقار کو سخت مجروح کیا، جس سے آپ میں اپنی کوتاہی، کمزوری وکمتری کا شدید احساس پیدا ہوگیا، پھر اس احساس کو مٹانے کے لئے آپ نے اپنے آپ کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا۔

اکثر مریضوں کی طرح مرزا قادیانی بھی جنسی مسائل جنسی عدم مطابقت (Sexual Maleadjustment) کا شکار تھے، کیونکہ آپ جنسی لحاظ سے کمزور تھے اور اس کمزوری کی وجہ سے ازدواجی فرائض بہتر طور پر ادا نہ کرسکتے تھے، جس کی وجہ سے ان میں شدید احساس گناہ پیدا ہوا، پھر اس کی تلافی کرنے کے لئے اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ دکھانا شروع کردیا۔

ممکن ہے کہ فرائڈ کے نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے مذہبی خبط عظمت کے پیچھے ہم جنسی تمناؤں اور خواہشات کا ہاتھ ہو، ممکن اس لئے کہ مریض کو ایسی خواہشات کا احساس اور شعور نہیں ہوتا، کیونکہ یہ خواہشات لاشعوری ہوتی ہیں، چونکہ یہ خواہشات نہایت غیر اخلاقی اور ناقابل قبول سمجھی جاتی ہیں، جو مریض کو پریشان کرتی ہیں نتیجتاً مریض احساس گناہ اور احساس کمتری میں مبتلا ہوجاتا ہے پھر اس کی تلافی کرنے کے لئے مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو بلند و اعلیٰ بنا کر پیش کیا، اس طرح اپنے وسوسوں کو ناقابل قبول اور متنفرانہ تمناؤں کے خلاف دفاعی فصیل بنادیا۔

☆☆..................☆☆

خطرناک غلطیاں

(۱) تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کی کوشش کرنا۔
(۲) کسی آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا اور ہر میٹھی زبان والے کو خلیل تصور کرلینا۔
(۳) دوسروں کو دن رات مرتے دیکھ کر اپنے آپ کو موت سے بری سمجھنا۔
(۴) بلا امتیاز ہر نوجوان کو تجربہ کار خیال کرنا۔
(۵) اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور ”ہچوں من دیگرے نیست“ تصور کرنا۔
(۶) ہر ایک کو ایذا پہنچانا اور پھر خود آرام سے بیٹھے رہنے کا خیالی پلاؤ پکانا۔
(۷) پبلک کے غموں میں شریک نہ ہونا اور ان سے غم خواری کی توقع رکھنا۔
(۸) اپنے سے اعلیٰ کی نافرمانی (حکم عدولی) کرکے ماتحت سے امید اطاعت رکھنا۔
(۹) والدین کی خدمت سے کترانا اور پھر اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔
(۱۰) ہر ایک کی ظاہری صورت کو دیکھ کر رائے قائم کرلینا۔
(۱۱) اپنا راز کسی کو بتا کر یہ کہنا کہ ”ازراہ کرم کسی اور کو نہ بتانا یہ بات آپ کے پاس امانت ہے“۔
(۱۲) اس زعم میں مست رہنا کہ ہمیشہ مال دار حسین وجمیل اور صحت مند رہوں گا۔
(۱۳) اس خیال سے کام کو ترک کردینا کہ کل کے دن کوئی مصروفیت نہیں ہے، لہٰذا اس کام کو کل سرانجام دوں گا۔
(۱۴) کوئی بھی بُرا کام اس لئے کرنا کہ ایک دو مرتبہ کرکے ترک کردوں گا۔
(۱۵) بُرا کام کرتے وقت دیواروں کی قوت سامعہ کو مسلوب سمجھنا۔

مرسلہ: ہارون مطیع اللہ علوی

قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی!

جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے

مسواک

ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ

قدرت اپنے فیصلے کبھی نہیں بدلتی جیسے دانتوں اور مسوڑھوں کے لئے مسواک
جو ہے مسواک ہمدرد پیلو ٹوتھ پیسٹ میں۔ اس کے مسواک ایڈوانٹیج سے
دانتوں اور مسوڑھوں کو ملے مضبوطی، خوبصورتی، چمک اور ساتھ مہکتی سانسیں۔

مسواک Advantage یعنی ہر دم ہر پل

ہمدرد

خبروں پر ایک نظر

130 سالہ قادیانی سمیت 22 افراد کا قبولِ اسلام

بدین (رپورٹ: محمد یعقوب شجاع آبادی)

ضلع بدین تحصیل ٹنڈو باگو کے علاقہ کھڈارو میں ۵ ماہ قبل ایک قادیانی خاتون کو مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانیوں نے دفن کیا جبکہ وہاں کے رہائشی گرگیز اور رستمانی برادری میں سات سال قبل معاہدہ ہوا تھا کہ کسی قادیانی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے گا، جبکہ اس سے قبل اسی قبرستان میں مسلمان اور قادیانیوں کو دفن کیا جاتا رہا۔ پانچ ماہ قبل فوت ہونے والی قادیانی خاتون کا شوہر اس معاہدہ سے قبل اسی قبرستان میں دفن کیا گیا تھا، اس خاتون کی وفات پر اسے اپنے شوہر کے ساتھ قادیانیوں نے دفن کر کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی مقامی علماء اور برادری نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے مبلغ راقم الحروف (محمد یعقوب شجاع آبادی) کو اطلاع دی مقامی علماء کا فوراً اجلاس طلب کیا گیا، جس کی سربراہی مدرسہ بدر العلوم کے مہتمم اور مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے امیر مولانا عبدالستار چاوڑا نے کی، مقامی علماء کرام نے اجلاس میں بھرپور شرکت کی، جس میں مولانا عبدالغفار جمالی ٹنڈو باگو، مولانا خان محمد جمالی تلہار، مولانا گل حسن ماتلی، مولانا فتح محمد کبیری گولارچی، قاری عبدالرزاق جمالی تلہار، مولانا خان محمد پٹھان ٹنڈو غلام علی، مولانا عبداللہ سندھی کھوسکی، مولانا عبدالحمید حیدری، مولانا غلام علی گوپانگ، مولانا جمال الدین بدین، مولانا عبدالقیوم بدین اور حافظ عبدالحمید نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں قادیانی مردہ کو کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا اور فوری طور پر اس کو نکالنے کے لئے علماء کرام کھڈارو پہنچ گئے، وہاں پر مقامی مسلمان آبادی سراپا احتجاج تھی، انتظامیہ ایسے حساس مسئلہ پر روایتی ٹال مٹول کی پالیسی پر عمل پیرا تھی، علماء کرام نے از خود کارروائی کا فیصلہ کرتے ہوئے قبرستان سے مردہ کو نکالنے کے لئے انتظامات شروع کئے۔ قادیانی اور انتظامیہ کی ملی بھگت سے علماء کرام اور مسلمانوں پر لاٹھی چارج کیا گیا، جس سے کچھ مسلمان اور علماء کرام زخمی ہوئے، اس واقعہ کے بعد علاقے میں سخت کشیدگی پھیل گئی۔ راقم الحروف نے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کو آگاہ کیا، مرکزی ناظم اعلیٰ نے فوری طور پر مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے کنوینر علامہ احمد میاں حمادی اور ضلع حیدر آباد کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی کو بدین پہنچنے کے احکامات دیئے، ان دونوں حضرات نے ڈی پی او بدین کے ساتھ رابطہ کر کے انہیں اس حساس مسئلہ کو حل کرنے پر زور دیا اور یہ بھی باور کرایا کہ اگر اس مسئلہ میں سستی یا لاپرواہی اور قادیانیت نوازی کرنے کی کوئی بھی کوشش کی گئی تو اس سے حالات مزید خراب ہوں گے۔ مقامی اور ضلع بھر کے علماء کرام کا خصوصی اجلاس مدرسہ بدر العلوم میں علامہ احمد میاں حمادی کی سربراہی میں منعقد ہوا اس کی بھی انتظامیہ کو خبر کی گئی اور اپنے مطالبات سے آگاہ کیا ڈی پی او ضلع بدین نے اس حساس مسئلہ پر فوری طور پر ایکشن لیتے ہوئے قادیانی مردہ کو مسلمانوں کے قبرستان سے نکالنے کے احکامات جاری کئے جو کہ شام تک اس پر عملدرآمد کر دیا گیا، اس واقعہ سے جہاں مسلمانوں پر اس کے اثرات پڑے وہیں قادیانی جماعت کی بھی کمر توڑ دی اور واقعہ کے کچھ ہی دن بعد اسی گاؤں میں قادیانیوں کا سردار اور سابقہ مربی ۱۳۰ سالہ محراب خان گرگیز، (مولانا محمد یعقوب شجاع آبادی کے ہاتھ پر) قبول اسلام کیا۔

یاد رہے کہ محراب خان گرگیز نے مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر قادیانیت اختیار کی تھی جس کی وجہ سے اسے مرزا قادیانی کا صحابی شمار کیا جاتا تھا، قبول اسلام کے بعد اس نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے دیکھنے کے لئے برطانیہ اور قادیان کے قادیانی یہاں پر آتے تھے اور میرے ہاتھ اور آنکھوں پر بوسہ دیتے تھے کہ میں نے مرزا قادیانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا، میں کافی عرصہ سے قادیانیت کے بارے میں تذبذب کا شکار تھا، حتیٰ کہ ایک خواب اور اس واقعہ نے مجھے اسلام قبول کرنے پر مجبور کر دیا، میں نے خواب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آگ میں جلتا ہوا دیکھا اور یقین کر لیا کہ اگر یہ خدا کا نبی ہوتا تو اس طرح نہ جلایا جاتا اور اس خاتون کی وفات اور قبرستان میں تدفین کے بعد کے واقعات نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ ہمارا مذہب جھوٹا ہے جس کی نہ عزت زندگی میں ہے اور نہ

مرنے کے بعد۔ یہ علماء کرام ہمیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیتے اگر ان کے بس میں ہوا تو یہ جنت میں بھی داخل نہیں ہونے دیں گے، اس کے بعد اسلام قبول کرنے کا تہیہ کرلیا، محراب خان کا خاندان اس سے قبل مسلمان ہو چکا تھا اور اسی واقعہ نے مزید کچھ قادیانیوں کو اسلام کے بارے میں سوچنے پر مجبور کردیا، اسی علاقہ کھڈا رو کے رہائشی محمد صدیق ولد پیارو خان گرگیز نے اپنی اہلیہ اور ۹ بیٹے چار بیٹیوں سمیت اسلام قبول کیا، اسی طرح محمد صدیق کے بھائی، سکندر علی نے اپنی اہلیہ اور بیٹے سمیت اسلام قبول کیا، محمد ارشاد اس کی اہلیہ اور بیٹی نے بھی اسلام قبول کرکے قادیانیت پر لعنت بھیج دی۔ اسلام قبول کرنے والے ۲۲ افراد نے ۱۹/ رمضان المبارک ۱۴۲۸ھ بروز منگل پریس کلب بدین میں اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا۔ یاد رہے کہ اسلام قبول کرنے والے ۲۲ افراد اسی قبرستان سے نکالی جانے والی خاتون کے بھتیجے تھے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان پورے ملک میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کے جس اہم مشن پر کام کررہی ہے یہ اس کی ایک جھلک ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام قبول کرنے والے احباب کو استقامت نصیب فرمائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اقوام متحدہ کے رکن ممالک اپنے اپنے ملکوں میں توہین رسالت پر سزائے موت کا قانون نافذ کریں: جلیس سلاسل (صدر قائد اعظم رائٹرز گلڈ پاکستان)

کراچی (پ ر) قائد اعظم رائٹرز گلڈ پاکستان کے صدر جلیس سلاسل نے فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس، جناب جسٹس حاذق الخیری کو ایک درخواست دی ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں توہین انبیاء علیہم السلام پر سزائے موت کا قانون اس شرط پر نافذ کرنے کا حکم دیا جائے کہ جب اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک بالخصوص امریکا، برطانیہ اور یورپی یونین کے تمام ممالک اپنے اپنے ملکوں میں توہین رسالتؐ پر سزائے موت کا قانون نافذ کریں اور اگر مندرجہ بالا مذکورہ ممالک سزائے موت کے بجائے عمر قید یا اس سے کم سزا نافذ کرتے ہیں تو پاکستان بھی توہین انبیاء علیہم السلام پر وہی سزا نافذ کرے جبکہ توہین رسالت رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر پاکستان میں سزائے موت ہر صورت میں برقرار رہے گا، کیونکہ یہ قانون فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان کے فیصلہ کے ساتھ قومی اسمبلی پاکستان اور سینیٹ آف پاکستان میں متفقہ طور پر منظور کردہ ہے، اس میں تاقیامت تبدیلی نہیں ہوگی۔

قائد اعظم رائٹرز گلڈ پاکستان کے صدر نے فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان میں اس نوعیت کی درخواست دینے کے بعد اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ مینارٹی ہیومن رائٹس ویلفیئر ایسوسی ایشن کے سربراہ کے اس مقدمہ کے رد عمل میں کیا گیا ہے جو انہوں نے فیڈرل شریعت کورٹ میں دائر کیا ہے، جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ توہین رسالتؐ پر سزائے موت کی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین پر بھی پاکستان میں سزائے موت کا قانون نافذ کیا جائے، اس مقدمہ سے ان کا واضح مقصد یہ ہے کہ پاکستان میں مذموم مقاصد رکھنے والے غیر مسلم عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر دیگر انبیاء علیہم السلام بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین کے جھوٹے الزامات لگا کر ان کو حرمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور عشق رسولؐ کے اظہار سے باز رکھ سکیں، اس کے ساتھ ہی جلیس سلاسل نے فیڈرل شریعت کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس و اراکین کو تجویز دی ہے اور گزارش کی ہے کہ وہ ہماری مندرجہ ذیل تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ اور قومی اسمبلی پاکستان کے اسپیکر اور سینیٹ آف پاکستان کے چیئرمین کو یہ ہدایت کریں کہ وہ اپنے شعبوں سے متعلق بین الاقوامی اداروں کو اس بات پر قائل کریں، جلیس سلاسل نے توہین انبیاء کے سدباب اور بین الاقوامی امن کے قیام کے لئے مندرجہ ذیل تجاویز دی ہیں:

۱:......حضرت آدم علیہ السلام سے امام الانبیاء خاتم النبیین، رحمت للعالمین، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی بھی نبی، رسول کی تقریر، تحریر، تمثیل کے ذریعے اشارتاً و کنایتاً بھی توہین، تحقیر، تذلیل، تمسخر کرنے والے ملعون کو سزائے موت دی جائے۔

۲:......کسی بھی آسمانی کتاب قرآن، زبور، توریت، انجیل کی بے حرمتی کرنے، آیات گھڑ کر اپنی جانب سے اس میں شامل کرنے اور اس کا دانستہ غلط ترجمہ کرنے والے کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں اور عمر قید کی سزا دی جائے۔

۳:......اقوام متحدہ میں شامل دنیا کے تمام ممالک میں بین الممالک مذہبی عدالتیں (U.N. Religious Court of Justice) کے نام سے قائم کی جائیں۔

☆......اس کا مقصد یہ ہو کہ انبیاء کرام، آسمانی کتب و مذاہب کی جو شخص توہین، تحقیر، تذلیل کرے یا تمسخر اڑائے اس کے خلاف ان ہی ممالک میں جن کا وہ شہری ہو مقدمہ، یو این ریلجس کورٹ آف جسٹس میں قائم کیا جائے۔

☆...... مذکورہ کورٹ اس ملک کے ججوں پر مشتمل ہو جن کی تعداد کم از کم ۴ یا زیادہ سے زیادہ ۸ ہو۔

☆...... مذکورہ کورٹ میں ان ہی مذاہب سے تعلق رکھنے والے جسٹس حضرات شامل ہوں، جن کی اکثریت ان ملکوں کی شہری ہو جبکہ مذاہب کے لحاظ سے ججوں کی تعداد کا تعین ان کی اس ملک کی آبادی کے لحاظ سے کیا جائے۔

☆...... مذکورہ کورٹ کے ججوں پر لازمی ہوگا کہ وہ اپنے اپنے مذہب کے اسکالر ہوں گے اگر وہ قانون داں بھی ہوں گے تو قابل ترجیح ہوں گے، لیکن قانون داں ہونا لازمی شرط نہ ہوگی۔

☆...... مذکورہ کورٹ کے لئے ہر ملک کی وزارت مذہبی امور کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنے ملک میں اس کورٹ کے لئے ججوں کا تقرر کرے اور جس ملک میں مذہبی امور کی وزارت موجود نہ ہو، وہاں وزارت انصاف وقانون کو تقرری کا حق حاصل ہو۔

☆...... جس مذہب کے انبیاء و آسمانی کتب یا مذہب کی توہین کی جائے گی، اس مذہب کے پیروکاروں کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ توہین کرنے والے ملزم کے خلاف مقدمہ دائر کرے اگر گواہوں کے طور پر مناسب سمجھے گا تو مدعی موقع کے غیر مسلم (یا مخالف مذہب کے) گواہوں کو بھی اپنی جانب سے پیش کر سکتا ہے۔

☆...... جبکہ گواہوں کے صادق ہونے کی ذمہ داری اپنے گواہ پیش کرنے والے مدعی کی ہوگی۔

☆...... مذکورہ کورٹ میں اس سلسلہ میں جھوٹا مقدمہ دائر کرنے والا بھی اس سزا کا مستحق ہوگا، جس جرم کا مقدمہ فریق پر دائر کیا تھا۔

☆...... مذکورہ کورٹ میں جھوٹی گواہی دینے والا بھی اس سزا کا مستحق ہوگا جو اس شخص کو ملتی جس کے خلاف جھوٹی گواہی دی۔

☆...... مذکورہ کورٹ ملزم کو فوری گرفتار کروا کر سماعت کا آغاز کرے گا اور فیصلہ ایک ماہ کے اندر سنانے کا پابند ہوگا اور ملزم کے متعلق اپنی انٹیلی جینس ایجنسیوں کے ذریعہ ماضی کے کردار سے متعلق بھی خفیہ طور پر معلومات کرنا مذکورہ کورٹ کی ذمہ داری ہوگی۔

☆...... اس مقدمہ کے فیصلے سے آگاہ کرنے کی تمام ذرائع ابلاغ (کم از کم اس ملک کے اخبارات، جرائد، ٹی وی چینل، ریڈیو نشر و اشاعت کے پابند ہوں گے اور مذکورہ کورٹ بھی اس کی تمام تفصیلات سے ذرائع ابلاغ کو ہر صورت میں آگاہ کرے گا تا کہ لوگوں کو عبرت ہو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں نہ دینار تھے نہ درہم اور نہ بکری تھی نہ اونٹ۔ حضرت عمر بن حارث رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکہ میں کچھ نہ چھوڑا سوائے ہتھیاروں اور ایک خچر اور تھوڑی سی زمین کے، وہ بھی صدقہ کردی گئی تھی۔ (کتاب الشفا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے کجاوہ پر حج فرمایا، اس پر جو صوف کی چادر تھی، وہ چار درہم سے زیادہ کی نہ تھی، اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! اس کو خالص حج بنا جس میں ریا اور نمود نہ ہو حالانکہ آپ ﷺ نے حج اس وقت کیا تھا جب آپ ﷺ پر زمین کے خزانے کھول دیے گئے تھے اور اس حج میں سو اونٹ ہدی (قربانی) کے لئے ساتھ لے گئے تھے۔" (کتاب الشفا)

قادیانیت سے تائب ہونے والے خوش نصیب

لیہ (نامہ نگار) حقیقی اور سچا دین اسلام ہے، اسی میں انسان کی نجات اور کامیابی ہے، اس کے علاوہ باقی سب جھوٹ ہے، قادیانیت سے تائب ہونے والے خاندان کے تاثرات۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی اور فلاحی جماعت ہے، جس کا نصب العین عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اسلام کی سربلندی ہے، الحمدللہ! مجلس کے مبلغین اور رفقاء اپنے اکابرین کے ارشادات کی روشنی میں تحفظ ناموس رسالت کے مشن کی سربلندی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ حال ہی میں ضلع لیہ کے رفقاء جماعت کی محنتوں سے حق تعالیٰ نے ایک قادیانی خاندان کو قبول اسلام کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق چک نمبر ۲۷۰ ٹی ڈی اے کی رہائشی قدیرہ بی بی اپنے سات بچوں سمیت قادیانیت کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوگئی ہیں، قدیرہ بی بی کا تعلق قادیانی خاندان سے تھا، ان کے سارے خاندان کی قادیانیت کے لئے گراں قدر خدمات بھی رہی ہیں، مگر ان کے مقدر کا ستارہ چمکا، انہوں نے قادیانیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ ان کے بچوں میں رفیع اللہ، محمد آصف، اصغر علی، شہزاد علی، شازیہ پروین، نازیہ پروین اور سعدیہ پروین شامل ہیں جن کو حق تعالیٰ نے اسلام کی توفیق نصیب فرمائی۔ قادیانی خاندان کے قبول اسلام کے وقت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر مولانا محمد حسین، مبلغ مولانا عبدالستار حیدری، ناظم مولانا عبدالشکور موجود تھے۔ حق تعالیٰ اس خاندان کی قدم قدم پر حفاظت فرمائے ان کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس عظیم محنت کو قبول فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-45141522 فیکس: 4542277 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد	سید نفیس الحسینی	مولانا عزیز الرحمٰن
امیر مرکزیہ	نائب امیر مرکزیہ	ناظم اعلیٰ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے